

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا
مباحثات

بروز منگل مورخہ 17 فروری 2015ء
(بمطابق 27 ربیع الثانی 1436 ہجری)

شمارہ 26

جلد 15



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

1141

1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

1143

2- ذاتی وضاحت

1145

3- نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

1180

4- غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

1181

5- اراکین کی رخصت

1182

6- توجہ دلاؤ نوٹس ہا

1191

7- مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2015 کا پیش کیا جانا

8- مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

- 1191 (سب آرڈینیٹ، جوڈیشری سروسز ٹریبونل)
9۔ مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا
- 1192 (سب آرڈینیٹ، جوڈیشری سروسز ٹریبونل)
10۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا
- 1192 زیر غور لایا جانا
- 1206 11۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 17 فروری 2015ء بمطابق 27 ربیع الثانی 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجے پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَآخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَطْلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْرَجْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ ءَامِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔

(ترجمہ): بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کے آنے جانے میں عقل والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے ہیں) کہ اے پروردگار! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے سزا دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے ایک نہ کرنے والے کو سنا کہ ایمان کیلئے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ وَآخِرُ الدَّعْوَىٰ أَنَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ کل جو ہم نے کونسلرز پینڈنگ رکھے تھے، میں اس کو۔۔۔۔۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: یو منٹ سپیکر صاحب! سپیکر صاحب! زہ یو خبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا، نہیں وہ آپ، یہ کونسلرز، اس کے بعد آپ کو دیں گے۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ضروری خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آپ بات کرنے دیں، آپ بیٹھ جائیں نا، دیکھو اس طرح نہیں ہوتا نا، آپ بیٹھ جائیں، میں بات کرتا ہوں۔ شہرام خان! آپ بیٹھ جائیں۔

سینیئر وزیر (صحت): زہ خبرہ کوم، زما ذاتی خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کونسلرز اور، ختم ہو جائے، اس کے بعد موقع دیتا ہوں نا جی۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ذات سرہ متعلق خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو موقع۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ذات سرہ ترلی خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع دیتا ہوں، یہ کونسلرز اور، ختم ہو جائے، اس کے بعد موقع دیتا ہوں نا جی۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ذات سرہ خبرہ دہ، زہ خنگہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسلرز اور، دیکھیں جی، میں آپ کو موقع دیتا ہوں، میری بات سنیں۔

سینیئر وزیر (صحت): زما د خان سرہ متعلق خبرہ دہ، زما بی عزتی شوہ دہ، زہ بہ ضرور خبرہ کوم۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جی، اچھا دمنٹ میں بات کرنی ہے کیونکہ کونسلرز اور، ہے، رولز کے مطابق میں آپ کو بتاؤں، رولز۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): جناب سپیکر! اور دہ خبرہ نہ کوم جی، مختصر خبرہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات پہلے سنیں، رولز کے مطابق چونکہ میں کونسلرز اور، کو پہلے لوں گا، اس کے بعد اگر آپ کے کوئی اور ایشوز ہوں تو کونسلرز اور، کے بعد ہم لیں گے ان کو۔

ذاتی وضاحت

سینیئر وزیر (صحت): ٹھیک ہے جی۔ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ زہ جی یو خبرہ، ٲول ھاؤس ناست دے او Clarity راوستل غوارم او زہ بیا بہ ستاسو نہ ٲہ ہغی بانڈی بلکہ د دے ٲول ھاؤس نہ، چے دے ھاؤس کبھی ٲومرہ ممبران ناست دی، ٲول قابل عزت دی، د ہغوی یو مقام دے او ٲہ خیل محنت دے ٲہ ٲہ رار سیدلی دی Including me، زما ہم یو عزت دے خو ٲرون ٲہ تی وی کبھی ما ٲسے چلیدلی دی، زما ٲہ نوم بانڈی محمود جان چلولی دی، د دے ھاؤس ممبر دے او زہ نے ٲیر Respect کوم خو زما ہم ہغہ ہومرہ Respect دے چے یرہ ٲہ نوکرو کبھی د ٲینخلس زرو نہ تر شل زرو رو ٲو ٲورے اخستلے کیری، نو زہ دا خبرہ کوم چے ٲہ ہغی کبھی د کمیٹی جو رہ شی، کہ ثابت شو زہ گناہگار، استعفیٰ بہ ورکوم خو کہ ثابت نشو نو بیا چے ٲا الزام لگولے دے، د ہغہ د ٲارہ بہ ٲہ سزا وی؟ (تالیاں) ہغہ سرہ بہ بیا تاسو ٲنکگہ قسمہ Treatment کوئی؟ دا خو ٲہ طریقہ نہ دہ کنہ، د ہر سری یو عزت دے، یو مقام دے، یو ٲروگرام دے، زما Integrity، زما ٲہ Integrity بانڈی کونسچن Raise شوے دے او دا Tolerate کیدے نشی جناب سپیکر صاحب! او زہ خیل کہ تاسو کمیٹی نہ جو روئی او انکوائری نہ کوئی نو ما تہ نورے قانونی لاری معلومی دی، زہ بہ بیا ہغہ اختیاروم But I need to know چے دا ٲہ کوم بنیاد بانڈی وئیلے شوی دی، زما ٲہ ٲیارتمنت دے او زہ نے Answerable یم، Proven, I will resign, if not proven then who so ، ever has blamed me for something, he should be held responsible ہغہ لہ بہ ٲہ سزا وی، دا خو ٲہ طریقہ نہ دہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

سینیئر وزیر (صحت): چے او دریری او ہر سرے بہ دغہ کوی، تاسو کمیٹی اعلان کرے جناب سپیکر صاحب! زہ داسے نہ کبہنیم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔

سینیئر وزیر (صحت): نہ نہ کمیٹی بہ اعلان کوئی، You have to announce a Committee، داسے خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ذات سرہ Related خبرہ دہ، ولہی پیسو بانڈی خبرہ کبری (تالیاں) چہی یرہ ما پیسہی اخستہی دی یا زما دیپارٹمنٹ کنبہی، بس ثابت د کری، زہ تابعدار یم او خیبر تہی وی بانڈی چلیدلی دی جناب سپیکر!
جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب! زہ وضاحت کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں، میں اس میں تھوڑی وضاحت کرتا ہوں، دیکھیں محمود جان! کنبینہ ستا خبرہ کوم کنہ، تہ پر پردہ، ستا خبرہ، کنبینہ، تہ کنبینہ، تہ کنبینہ، زہ خبرہ کوم۔

جناب محمود جان: سپیکر صاحب! زہ خبرہ کوم ما۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: دیکھیں جی، کمیٹی اس چیز کی بن جاتی ہے، اگر کوئی اسمبلی میں الزام لگے، اسمبلی میں اس قسم کا کوئی الزام نہیں لگا ہے، اگر باہر لگا ہے تو وہ گورنمنٹ کا کام ہے، ہم وہ نہیں کر سکتے، میں، چونکہ ابھی 'کوئٹہ' اور، شروع ہو رہا ہے اور کل جو عاطف خان ایجوکیشن کے۔۔۔۔۔
(شور اور قطع کلامیاں)

جناب محمود جان: سپیکر صاحب! ما لہ موقع را کرہ چہی وضاحت او کریم، دا خو۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: ناں ناں، آپ بیٹھ جائیں، بس ہو گیا جی، دیکھو اس طرح بات نہیں ہو سکتی نا جی۔
جناب محمود جان: پہ دہی خبرہ کول ضروری دی، ما لہ وخت را کرہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: محمود جان! تا لہ در کوم۔

جناب محمود جان: داسہی خونہ دہ کنہ سپیکر صاحب! زما جواب بہ ہم اوڑی، ما لہ موقع را کرہ چہی زہ وضاحت او کریم۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: محمود جان! محمود جان! آپ کو میں بعد میں موقع دوں گا، آپ کو میں بعد میں موقع دیتا ہوں۔

جناب محمود جان: زما وضاحت ضروری دے، زہ لبرہ خبرہ کوم۔۔۔۔۔
(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محمود جان! محمود جان!

جناب محمود جان: ما غلط کار کرے دے ہغہ وائی، ما دا وئیلی دی چہ د دس نہ واخله تر پندرہ ہزار پورے د ہغوی تنخواہ دہ نو ہغہ بہ پکبہیٰ خنگہ Manage کوی؟ لکہ دا ما نہ دی وئیلی چہ کوم ڈاکتران، چہ (شور) تنخواہ وی، زہ دا وایم چہ دس نہ پندرہ ہزار پکبہیٰ د ہغہ تنخواہ دہ او ہغہ بہ دیکبہیٰ خنگہ Manage کوی او زہ صرف دا خبرہ کوم جی۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے۔

سینیئر وزیر (صحت): بس اوس کلیئر شو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اوکے۔

جناب محمود جان: نو غلط دغہ د نہ کیری جی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: ’کوئسز آور‘: مفتی سید جانان، 2155۔ ’کوئسز آور‘ جوکل کے کوئسز ہم نے پینڈنگ رکھے تھے، ان کو لیتے ہیں۔

* 2155 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری اشتہارات قومی جریدوں (اخباروں) کو دینے کا طریقہ کار موجود ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے سرکاری اشتہارات چند ایک اخباروں کو دینے کے علاوہ باقی اخباروں کو محروم رکھا ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سابقہ حکومت اور موجودہ دور حکومت میں سرکاری اشتہارات دینے کا طریقہ کیا رہا ہے، کونسے اخبارات کو زیادہ اشتہارات دیئے جاتے ہیں اور کن کن اخباروں کو محروم رکھا گیا، وجوہات بتائی جائیں؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات): (الف) جی ہاں۔

(ب) نہیں۔

(ج) سرکاری محکموں کے اشتہارات اخبارات میں اشاعت کی غرض سے حکومت کی اشتہارات پالیسی 2009 کے تحت دیئے جاتے ہیں۔ اخبارات و اشتہارات ٹارگٹ ایریا کو مد نظر رکھ کر دیئے جاتے ہیں تاکہ بھرپور تشہیر کے ذریعے مطلوبہ مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔ اشتہارات کا قومی اخبارات میں اشاعت کے

علاوہ صوبائی اور مقامی سطح پر اشتہار کی تشریح کے ساتھ ساتھ ایسے اخبارات کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی کرنا بھی مقصود ہے جو نہ صرف تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرتے ہیں بلکہ شعبہ صحافت میں نئے داخل ہونے والے افراد کی تربیت گاہ کا کام بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ نیشنل اور صوبائی سطح کے اخبارات کو ان کی سرکولیشن کے مطابق زیادہ اور لوکل، ریجنل کو ان سے کم اشتہارات دیئے جاتے ہیں جو اخبارات صوبائی میڈیا سٹ پر ہیں، ان تمام کو ان کی سرکولیشن کے مطابق اشتہارات جاری کئے جاتے ہیں بشرطیکہ اگر ریگولر شائع ہو رہے ہوں۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دیکھنی خوما خنی خبری دلته اؤریدلہی وی، پہ ہغہ بنیاد باندہی ما دا کوئسچن راوہے وو او ما د اخبارونو نومونہ غوبنتی وو چہی کوم کوم اخبارونو۔۔۔۔

جناب سپیکر: (اراکین اسمبلی سے) آپ مہربانی کریں جی، ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں آپ لوگ، یہ دیکھیں مہربانی کریں، یہ حجرہ نہیں ہے، یہ اسمبلی ہے، پلیز۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! ما د اخبارونو نومونہ غوبنتی وو چہی کوم کوم اخبارونو تہ تاسو اشتہارات ورکوی او کومو تہ نہ ورکوی، ہغہ تفصیل ئے دیکھنی جناب سپیکر صاحب! نہ دے را کرے او بل چہی د کومو خلقو دلته رسیدل وی، ہغہ خلقو تہ دا اشتہارات ملاویری، علاقائی چہی کوم اخبارات وی، ہغہ اخباراتو تہ دا اشتہارات نہ ملاویری۔ زما بہ دا گزارش وی، دا د تولو حق دے، د تولو اخبارونو حق دے چہی شوک د حکومت د رولز مطابق وی، ہغہ تولو اخباراتو تہ اشتہارات ملاویدل پکار دی، زما بہ دا گزارش وی چہی دا د ستیندنگ کمیٹی تہ لارشی او ہلتہ مطلب دا دے ورباندہی بحث دا او کرے شی۔

جناب سپیکر: منسٹرانفارمیشن!

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی جی، عبدالستار۔ سپلیمنٹری، یہ سپلیمنٹری کوئسچن کر رہے ہیں، ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: سر! یہ سوال نمبر 2155، اس پر میرا سپلیمنٹری کونسلین ہے کہ اس میں Categorization of advertisements, Newspapers اس کا معیار کیا ہے کہ لوکل جو نیوز پیپرز ہیں، ہمارے ہزارہ میں زیادہ تر ان کی یہ شکایت رہی ہے کہ ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا ہے، اس سے اشتہارات دینے کا معیار کیا ہے؟ اس پالیسی کی تھوڑی وضاحت ہو جائے تو یہ وزیر صاحب ذرا وضاحت کریں تو مہربانی ہوگی ان کی۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، رشاد صاحب! آپ نے ٹائم کا بھی خیال رکھنا ہے کیونکہ کل والے سارے۔۔۔۔۔

راجہ فیصل زمان: چھوٹا سا سوال ہے سر۔

جناب سپیکر: جی جی، فیصل صاحب۔

راجہ فیصل زمان: میرا یہ سوال منسٹر صاحب سے ہے، میں نے عموماً دیکھا ہے کہ پشاور کی سکیمیں میرے اخبار میں آتی ہیں تو وہاں کے لوگوں کو کیسے پتہ لگتا ہے کہ یہ سکیمیں ہماری ہیں اور ان ٹھیکیداروں کو کیسے پتہ لگتا ہے؟ تو یہ ایک عجیب سی بات ہے کہ چار سدہ کی سکیم ہمارے لوکل اخبار میں آتی ہے حتیٰ کہ وہاں کے لوکل اخباروں کو، ہماں کے لوکل اخباروں کو دینی چاہیے، نوشہرہ کے لوکل اخباروں کو دینی چاہیے نہ کہ ہمارے لوکل اخباروں کو، ہماری سکیمز ادھر Reflect ہوں، وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی رشاد خان!

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر صاحب! یہ جواب بڑا دلکش ہے، تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار دینا وغیرہ وغیرہ لیکن سوال یہ ہے کہ کن کن اخبارات کو اشتہارات دیئے جاتے ہیں، کسی اخبار کا نام نہیں ہے، پتہ نہیں کس چیز کی پردہ داری ہے؟ تو برائے مہربانی میں بھی محرک کو سپورٹ کروں گا، اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ کن اخبارات کو اشتہارات ملتے ہیں، کس طریقے سے ملتے ہیں؟

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات): سوال نمبر 2155 ہے نا؟

جناب سپیکر: جی جی، مشتاق غنی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! 2009 کی انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہے اشتہارات کے سلسلے میں اور اس کے مطابق کیڈنگریز بنائی گئی ہیں اخبارات کی، اس کے مطابق ان کو اشتہارات دیئے جاتے ہیں اور اس

میں نیشنل، پرائونٹ اور ریجنل نیوز پیپرز Identify کئے گئے ہیں کہ نیشنل نیوز پیپرز کونسے ہیں، پرائونٹ کونسے ہیں اور پھر جو ریجنل ہیں، وہ کونسے ہیں اور جو بھی ایڈورٹائزمنٹ ہوتی ہے، اس کے مندرجات کو مد نظر رکھ کر یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ یہ نیشنل میں جانا چاہیے، پرائونٹ میں جانا چاہیے یا ریجنل پہ جانا چاہیے، تو اس میں Circulation based ہوتا ہے اور اس میں اگر لسٹ نہیں ہے تو میرے پاس تو خیر لسٹ موجود ہے ان اخبارات کی جن کو اشتہارات جاری کئے گئے ہیں، اگر موڈ میرے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں تو I am hopeful کہ میں ان کو Satisfy کر سکتا ہوں کہ کن کن اخبارات کو کتنے کتنے اشتہارات اس سال کے اندر، اس مہینے کے اندر یا اس پورے سال کے اندر جاری کئے گئے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! اس سوال میں یہ صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے، یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے سرکاری اشتہارات چند ایک اخباروں کو دینے کے علاوہ باقی اخباروں کو محروم رکھا ہوا ہے؟۔ نیچے، اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سابقہ حکومت اور موجودہ دور حکومت میں سرکاری اشتہارات دینے کا طریقہ کیا رہا ہے؟ یہاں تک تو صحیح ہے، کونسے اخبارات کو زیادہ اشتہارات دیئے جاتے ہیں اور کن کن اخباروں کو محروم رکھا گیا، وجوہات بتائی جائیں؟ میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ مجھے وہ نام بتادیں کہ کون کونسے اخبارات کو وہ اشتہارات دیتے تھے اور کن کن وجوہ پہ وہ دیتے ہیں، ان کی ترجیحات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی مشتاق صاحب!

وزیر اطلاعات: جی، میں نے جیسے پہلے عرض کیا کہ یہ انفارمیشن پالیسی کے تحت اشتہارات جاری کئے جاتے ہیں، یہ ڈیٹیل ہے، میرے پاس تو بہت لمبی، اسی لئے میں نے کہا ہے کہ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں ان کو یہ لسٹ شیئر کر لیتا ہوں، یہ اس کو دیکھ لیں And I hope کہ میں ان کو مطمئن کر سکتا ہوں کہ میرے پاس وہ لسٹ موجود ہے کہ جیسے 'آج' پشاور ہے تو اس کو کتنے سنٹی میٹر ایشو کیا گیا ہے، 'آج' کبائڈ کو کتنا ایشو کیا گیا ہے، دوسرے جو اخبارات ہیں، 'آئین' ہے پشاور کا اخبار ہے، 'اخبار شہر'، 'اخبار خیبر'، تو ایک لمبی چوڑی لسٹ ہے۔ مفتی صاحب سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرے

ساتھ بیٹھ کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب کو ہم بھی ریکویسٹ کریں گے لیکن اس میں ایک "لیکن" ہے کہ آپ ریجنل نیوز پیپرز کو بھی موقع دیں کیونکہ ہمیں بھی کچھ اس قسم کی Complaints ملی ہیں کہ ریجنل نیوز پیپرز کو بھی ایڈ جسٹ کیا جائے تاکہ اس کی وہ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! ریجنل میں ایک ایٹویہ ہے کہ بعض اخبارات نام کے تو اخبارات ہیں لیکن ایک دو سو کا پی سے زیادہ ان کی کاپیاں ہی نہیں ہوتیں، جو ادھر ڈائریکٹوریٹ میں بھی وہ کاپی ہمارے پاس نہیں آتی لیکن جن کی Circulation ہے Reasonable اور ان کو اس حساب سے حصہ بقدر جسٹ وہ ان کو ملتا ہے سر۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تھیک دہ جی کنہ؟

مفتی سید جانان: خبرہ جی نورہ تھیک دہ۔

جناب سپیکر: ستا بل کونسیچن دے، گورہ زر زر بہ دغہ کوؤ چپی نور مخکبئی خو۔
مفتی سید جانان: علاقائی اخباروں تو تہ چپی دا منسٹر صاحب لہرہ ترجیح ور کپی، ہغہ د محروم نہ ساتی، نور بہ ان شاء اللہ مونہر خپل مینخ کبئی کبئی کہ خدائے اوکری۔

جناب سپیکر: تھیک دہ جی۔ 2184، سید جعفر شاہ صاحب، (موجود نہیں) جناب صالح محمد صاحب، کونسیچن نمبر 2211۔

* 2211 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی محتسب کی سالانہ رپورٹ 2013 میں صوبہ کے مختلف اضلاع میں بھوت سکولوں کی نشاندہی کی گئی اور ساتھ ہی ساتھ متعلقہ اہلکاروں کے خلاف تادیبی کارروائی کی بھی سفارش کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ایسے تمام بھوت سکولوں کی ضلع وار تفصیلات فراہم کی جائیں، نیز اس گھناؤنے جرم میں ملوث اہلکاروں اور افسران کے خلاف کیاتادیبی کارروائی کی گئی ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؛

(ii) محکمہ نے اس کی روک تھام کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔

(ب) (i) ضلع ڈی آئی خان میں صرف ایک بھوت سکول جی پی ایس نمبر 1 جھوک موہانا پایا گیا ہے جبکہ ضلع ہری پور میں جی جی ایم ایس کالینجر جو کہ اب گرلز ہائی سکول ہے، میں 230 کے لگ بھگ طالبات زیر تعلیم ہیں اور انصر جمین اس سکول کی ہیڈ مسٹریں ہیں اور تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں۔ صوبائی محتسب نے جرم میں ملوث اہلکاروں کا کیس محکمہ انٹی کرپشن کو بھیج دیا ہے۔

(ii) محکمہ نے ایسے جرائم کو روکنے کیلئے ضلعی افسران کو ہدایت دی ہے کہ ایسے جرائم کا کھوج لگائیں اور متعلقہ اہلکاروں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کرے، نیز محکمہ نے ایسے جرائم کی روک تھام کیلئے IMU کو قائم کیا ہے۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! میرا کونسیں بھوت سکولوں کے متعلق ہے اور جو اس کا جواب آیا ہے، میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جواب سے مطمئن ہیں۔ کونسیں نمبر 2185، سید جعفر شاہ، (موجود نہیں)۔ کونسیں نمبر 2231، محترمہ نجمہ شاہین۔

* 2231 - محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز میں لیٹرین اور فرنیچر موجود ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن جن سکولوں میں لیٹرین اور فرنیچر نہیں ہیں، ان کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت سال 2014-15 میں مذکورہ سکولز میں لیٹرین بنانے اور فرنیچر خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔

(ب) ہر سکول (زنانہ) میں لیٹرین موجود ہے اور فرنیچر کی مد میں پرائمری سکولز کیلئے مبلغ 333332/- روپے جبکہ مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کیلئے مبلغ 633332/- رقم مختص کی گئی ہے جبکہ مردانہ سائڈ پر مندرجہ ذیل سکولوں میں لیٹرین موجود نہیں ہے:

(1) جی پی ایس لال گڑھی (2) جی پی ایس مندوری نمبر 2 (3) جی پی ایس جلال آباد (4) جی پی ایس بڑھ (5) جی پی ایس شیخانو بانڈہ (6) جی پی ایس سنڈا فتح خان (7) جی پی ایس ڈاکٹر بانڈہ نمبر 1۔ اسی طرح فرنیچر کی مد میں مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز (مردانہ) کیلئے مبلغ 29,00000/- روپے اور پرائمری سکولز

(مردانہ) کیلئے مبلغ -/13,00000 روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ حکومت نے سال 2014-15 میں مذکورہ سکولز میں لیٹرین بنانے اور فرنیچر خریدنے کیلئے مبلغ -/8,72,60000 روپے مختص کئے ہیں اور مزید بجٹ بھی زیر غور ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہاں پر میں نے سکول کے بارے میں کونسلین کیا ہے، جہاں کے کئی سکولوں میں بتایا گیا ہے کہ وہاں پر لیٹرین موجود نہیں ہیں اور اسی طرح فرنیچر کا بھی بتایا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں اماؤنٹ بتائی گئی ہے کہ اتنی اتنی رقم مختص کر دی گئی ہے تو کیا جناب! مجھے منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس کا کوئی وہ ہے کہ اس کو کبھی چیک انہوں نے کیا ہے کہ یہ جو مختص کر دی جاتی ہے، اس کو یہ لگایا جا رہا ہے کہ نہیں؟ جبکہ ایمر جنسی مقرر کر دی گئی ہے ان لوگوں نے اور اس کے باوجود جو ہے تو وہ کہیں پر لیٹرین نہیں ہے، کہیں سکولوں میں چھت نہیں ہے، کہیں کیا چیز نہیں ہے، تو کب تک اس کو یہ لوگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں جی، بخت بیدار صاحب! فرمائیں، سپلیمنٹری۔

جناب بخت بیدار: زہ ورسرہ اضافی تپوس د وزیر تعلیم صاحب نہ ستا سو پہ تھرو کومہ چھی زمو نر طرف تہ ڍیر زیات مکتب سکولونہ دی چھی هغه په جماتونو کنبھی دوہ سوہ او درې سوہ وارہ سبقونہ وائی، آیا د حکومت دغه طرف تہ خہ خیال شتہ چھی هغوی له پاخه بلدنگونہ ور کړی یا پخې پرائمری ور کړی، دغه مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ پہلے تو میں بی بی کی Explanation، سوال کا جواب دوں گا کہ حقیقت ہے کہ سکولوں میں فرنیچر بہت کم ہے اور Basic missing facility جس میں ٹائلٹس بھی آتے ہیں، وہ بھی کم ہیں۔ ہم نے اس دفعہ اڑھائی ارب روپے رکھے تھے فرنیچر کیلئے، فرنیچر کی Purchase کیلئے کہ اڑھائی ارب روپے کا ہم فرنیچر Provide کریں گے تقریباً پانچ ہزار سکولوں کو لیکن بد قسمتی سے جو سکول میں واقعہ ہوا آرمی پبلک سکول کا، تو اس کی وجہ

سے سیکورٹی Main concern بن گیا ہے، باقی ساری چیزیں تھوڑی سی بیک گراؤنڈ میں چلی گئی ہیں تو اس دفعہ ہم پچاس کروڑ روپے کا صرف فرنیچر لیں گے، باقی جو اڑھائی ارب روپے ہیں، اس میں سے دو ارب روپے ہم Security related جو چیزیں ہیں، چاہے وہ باؤنڈری والز ہیں، چاہے جو بھی چیزیں ہیں، اس کیلئے ہم نے پہلی Priority وہ رکھی ہے اور فرنیچر کو اللہ کرے کہ اگلے سال میں، پھر اگلے سال میں پورا کریں گے لیکن ہم نے فرنیچر کو پورا کرنے کیلئے اڑھائی ارب روپے رکھے تھے جس میں سے ابھی ہم صرف پچاس کروڑ کالیں گے، باقی دو ارب روپے ہم Security related چیزوں پر لگائیں گے، پھر اس کے بعد جو انہوں نے Basic missing facility کی بات کی، دو ارب روپے ہیں کنڈیشنل گرانٹ کے جن میں ٹائلٹس اور اس طرح کی Clean drinking water کی Facility ہے، اس کو بھی ہم نے انسٹرکشن یہ دی ہے کہ اس کو بھی Security related issues کو Priority دی جائے۔

اب یہ مجھے بھی پتہ ہے کہ اگر سکولوں کی دیواریں ہم بنادیں اور اندر اس کے ٹائلٹ نہ ہو، کلاس رومز نہ ہوں، پیسے کا صاف پانی نہ ہو تو مسئلہ تو ادھر ہی ہو گا لیکن مجبوری یہ ہے کہ اس وقت سیکورٹی ایک اتنا Main issue رہ گئی ہے، بن گئی ہے کہ ہمارے ٹوٹل ساڑھے چار ہزار سکولوں کی باؤنڈری وال ہے ہی نہیں، ساڑھے چار ہزار سکولوں کی باؤنڈری وال نہیں ہے تو اس کیلئے ہمیں چھ ارب روپے کی ضرورت تھی تو دو ارب روپے ہم نے وہاں سے کاٹے ہیں فرنیچر سے، کچھ ہم نے یہ کنڈیشنل گرانٹ سے اور تین ارب روپے ہم باقی چیزوں سے ڈیپارٹمنٹ میں Reappropriation کر کے ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی پانچ ارب چھ ارب روپے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس سے ہم، یہ پہلے باؤنڈری وال کا کام کمپلیٹ کر لیں اور کوشش کر لیں کہ Hundred percent یہ ہمارے ساڑھے چار ہزار جو سکولز ہیں جن کی باؤنڈری وال نہیں ہے، ان کو کریں تو باقی ٹائلٹس کا، ان چیزوں کا بھی کر رہے ہیں لیکن پر اہم میں نے آپ کو بتایا کہ سیکورٹی کا اتنا Main issue بن گیا ہے، اگر وہ نہ ہوتا تو یہ ساری چیزیں دو ارب یا اڑھائی ارب یہ سارے ٹائلٹس پر لگنے تھے، فرنیچر پر لگنے تھے لیکن ابھی ہماری Main توجہ اس وقت جو ہے، وہ باؤنڈری وال پر ہے تو یہ کام بھی ہو رہا ہے، ساتھ میں ہو رہا ہے اور جو آپ نے بات کی کہ جی چیک کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جاتا؟ ابھی ہم نے مانیٹرنگ ٹیم کی بھی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ جو فرنیچر Purchase ہو گا، اس کی آگے سے Verification مانیٹرنگ ٹیم والے بھی کریں گے، باؤنڈری وال کا بھی جہاں پر کام ہو رہا ہے، جہاں پر فرنیچر Equip ہو رہا ہے، تو کافی ہم نے کوشش کی ہے کہ بہتری لائیں لیکن جیسے آپ کو خود پتہ ہے کہ اتنی حالت اتنے عرصے

سے اتنے مسئلے مسائل ہیں کہ وہ اتنی جلدی سے حل نہیں ہوں گے لیکن بہتری کی طرف جارہے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محترمہ نجمہ شاہین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: بہر حال میرے خیال میں اس میں بنیادی چیز جو ہے تو وہ سکول میں لیٹرین ہی ہے، ویسے بھی گورنمنٹ سکولوں کا کیا حال ہے؟ یہ تو آپ کو اور جو یہ ایسے علاقے ہیں جہاں پر یہ لوگ رخ بھی نہیں کرتے ان سکولوں میں جانے کا اور جو تھوڑے سے لوگ اس طرف متوجہ ہوتے ہیں جانے کیلئے تو وہ اس وجہ سے نہیں جاتے کہ یہاں اگر لیٹرین موجود بھی ہے تو پانی نہیں ہوتا وہاں پر، پانی موجود نہیں ہوتا تو اس کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان! یہ جو بات کر رہی ہیں، اس میں آپ Kindly ایک انسٹرکشن ایشو کریں اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہ ٹائم لائن کے ساتھ ہو، جتنے بھی کام ہوں نا، تاکہ وہ ٹائم پورے ہوں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی میں Agree کرتا ہوں میڈم سے، وہ صحیح کہہ رہی ہیں کہ ٹائلٹس بہت ضروری چیز ہے، سکول میں Obviously جب ٹائلٹس نہیں ہوں گے تو ہمارے، میں نے جیسے بتایا کہ وہ سیکورٹی کی وجہ سے اتنا ایک Main concern بن گیا ہے، ابھی بھی اخبار میں کبھی کبھار تصویر آتی ہے کہ جی فلاں سکول ہے، اس کی باؤنڈری وال نہیں ہے، ساڑھے چار ہزار سکولوں کی باؤنڈری وال نہیں ہے تو ہم نے اس کو بھی توجہ دی ہے، مطلب میں یہ ماننا ہوں کہ اگر ہم پوری باؤنڈری وال بنادیں اور سکولوں کے اندر کچھ نہ ہو تو دیواریں تو نہیں پڑھا سکتیں، Obviously بچوں کو ٹائلٹ بھی چاہیئے، ان کو کلاس رومز بھی چاہیئے، ان کو فرنیچر بھی چاہیئے لیکن Priority اس وقت، چونکہ باؤنڈری وال بن گئی ہے تو اس وجہ سے Main توجہ اس کی طرف ہے اور باقی چیزیں تھوڑی سی 'بیک گراؤنڈ' میں چلی گئی ہیں تو اللہ کرے کہ سیکورٹی کی سیچویشن تھوڑی بہتر ہو، یہ باؤنڈری وال اور ان مسئلوں سے تھوڑے بہت وہ ہوں گے تو یقیناً Priority ہے، ٹائلٹس بھی Priority ہیں، Clean drinking water بھی Priority ہے، فرنیچر بھی Priority ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کچھ فنڈز ایشو بھی کئے ہیں، وہ پی ٹی ایز کیلئے۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: یہی میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ جو کنڈیشنل گرانٹ کے پیسے تھے دو ارب روپے، وہ ہم نے ایشو کر دیئے ہیں لیکن اس میں مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے یہ کہا ہے کہ Main concern، اس میں Main، اس میں آپ زیادہ شیئر سیکورٹی کی Related چیزوں کو دے دیں، اس میں Raising of boundary wall بھی ہے، کانڈار تار بھی ہے اور باؤنڈری وال بنانا بھی ہے، تو یہ اس میں ایک ایشو ہے، مطلب آپ خود جانتے ہیں کہ یہ ساری چیزیں ضروری ہیں لیکن سیکورٹی بھی ضروری تھی، اس وجہ سے تھوڑا بہت پر اہم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے، ٹھیک ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی اوکے۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بخت بیدار صاحب! تاخیرہ اوکریہ خو کوئسچنز ڍیر پاتہی دی، بس، پلیز۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! دوئی پخپلہ وائی چہی د باؤنڈری وال مسئلہ دہ، زہ وایم چہی مکتب سکول کبہی دوہ درہی سوہ وارہ پہ جمات کبہی ناست وی، د ہغوی د سیکورٹی شہ بند و بست کوئی کہ نہ کوئی؟

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بنہ جی، دوئی، بخت بیدار د سکول، دا تقریباً 1700 دی، دہی تہ سنگل ٹیچر سکول ہم وائی او پہ جماتونو کبہی وی، مکتب سکول یا مسجد سکول ورتہ وائی، ہغہ د حکومت دا Priority دہ او دا یو پالیسی دہ چہی ہغہ مونبرہ چینج کرو ریگولر سکولز تہ چہی کوم خائی کبہی ہغہ دی خو ہغہ اولس سوہ دی نو اولس سوہ خو پہ کال یا پہ دوہ کبہی نشی کیدی، ہر کال ہغہ مونبرہ د ہغہی شہ Certain numbers دی، ہغہ مونبرہ ہر کال چینج کوؤ او ہغہ ریگولر سکولونو تہ اروؤ نو چہی ریگولر سکول تہ واؤری، ہغہ ٹیچر ہم ریگولر سکول تہ واؤری، Obviously د ہغہی بہ بلڈنگ ہم وی، د ہغہی بہ ٹیچر ہم وی، د

ہم نے ہر خہ وی خود غہ یو Concern دے او پالیسی دا
دہ چہ ہغہ مونرہ Convert کوؤ ریگولر سکولز تہ، نوفی الحال۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، ٹائم شارٹ ہے، ہم نے ٹائم کو بھی دیکھنا ہے، کونچیز کافی پڑے ہیں۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر! دا اہم مسئلہ دہ۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کر لیں۔ نجمہ شاہین کا کونسیجین نمبر 2232۔

* 2232 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حال ہی میں ضلع کوہاٹ میں کلرکوں کے تبادلے کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کوہاٹ میں کئے گئے تبادلوں کی تفصیل بمعہ مروجہ پالیسی
فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں کئے گئے تبادلوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: میرے اس کونسیجین نمبر 2232 میں پوچھا گیا ہے کہ یہ تبادلے جو کئے گئے ہیں تو یہ
کوہاٹ میں ایجوکیشن آفس ایک ہی موجود ہے اور وہ بھی میل اور فیمیل کا ہے تو اسی میں تبادلے کئے گئے
ہیں، یعنی یہ کہ اوپر کی بلڈنگ سے اتار کے نیچے اس کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اور ایک آفس سے دوسرے
آفس میں منتقل کر دیئے گئے اور یہ تبادلے بھی سیاسی بنیادوں پر کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: اس کے ساتھ جو پالیسی ہے، وہ تو Attached ہے، میں دیکھ لیتا ہوں

کہ اگر اس پالیسی کی کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے، ابھی اگر دو بلڈنگز ہیں، میل اور فیمیل میں ہے تو انسٹرکشن
یہ تھی کہ ایک جگہ پر جو بہت ٹائم سے کلرکس ہیں اور سٹاف ہے جو کہ پانچ سال سے دس سال سے پندرہ
سال سے ایک جگہ پر لگا ہوا ہے تو ہم نے کہا تھا اس کو چیئنج کر دیں ایک دفتر سے دوسرے دفتر یا ایک دفتر
سے سکول یا سکول سے دفتر میں شفٹ کر دیں۔ تو میں دیکھ لیتا ہوں کہ اگر کوئی بھی ان کے Concerns

ہیں، میں Specifically کوہاٹ کا دیکھ لیتا ہوں، کچھ کلر کس ہوں گے، اگر کوئی Political base پر ہیں یا کوئی اور مسئلہ ہے تو اس کو حل کر لیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔
 جناب سپیکر: (محترمہ نجمہ شاہین سے) ٹھیک ہے؟
 محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اوکے، کونسلین نمبر 2233، نجمہ شاہین۔

* 2233 - محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع کوہاٹ میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز تعمیر کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں کئی سکولوں کی ایس این ای منظور ہو چکی ہے؛
 (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع کوہاٹ میں کل کتنے نئے سکولز تعمیر کئے گئے ہیں، ان میں کتنے سکولوں کی ایس این ای منظور ہوئی اور کتنے سکولوں کی باقی ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن جن سکولوں کی ایس این ای منظور نہ ہونے کی وجہ سے سکولز کی عمارتیں خراب ہو رہی ہیں، ان کی الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ضلع کوہاٹ میں مردانہ سائڈ پر کل نئے تعمیر شدہ سکولوں کی تعداد سات ہے۔ جن سکولوں کی ایس این ای منظور ہو چکی ہیں، ان کی تعداد چھ ہے جن میں (1) گورنمنٹ مڈل سکول علیزئی (2) گورنمنٹ مکتب پرائمری سکول سپیلنو بانڈہ (3) گورنمنٹ پرائمری سکول زڑہ میہہ جرما (4) جی ایچ ایس چشمہ مٹھا خان (5) جی ایچ ایس ایس مندوری (6) جی ایم ایس پکا ٹوپی کی اپ گریڈیشن ٹوہائی جبکہ جی ایم پی ایس محلہ کاریگراں توغ بالا کی لینڈر بلیکسیشن پراسیس میں ہے۔ زنانہ سائڈ پر پرائمری آٹھ، مڈل سات، ہائی آٹھ جبکہ ہائر سیکنڈری تین سکولز تعمیر ہو چکے ہیں۔ جن سکولوں کی ایس این ای منظور ہو چکی ہے، ان میں پرائمری چھ، مڈل پانچ اور ہائی دو شامل ہیں جبکہ جن سکولوں کی ایس این ای منظور نہیں ہوئی، ان کی عمارتیں ابھی زیر تعمیر ہیں۔ صرف جی جی پی ایس عزیز آباد اور جی جی ایچ ایس ایس بیزادی کی ایس این ای حال ہی میں محکمہ خزانہ کو بالترتیب 02-01-2015 اور 27-01-2015 کو Submit کی جا چکی ہے جبکہ ایک

پرائمری سکول کی Site کی تبدیلی بھی منظور ہو چکی ہے اور ایک جی ایم ایس کی Administrative approval ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی، یہ جو ہماں پر پوچھا گیا ہے بلکہ ہماں پر جو منظور شدہ ہو چکے ہیں سکولز یا وہ گورنمنٹ سکولز یا ہائی سکولز جو بھی ہیں، تو ان کو ابھی تک محکمہ کے حوالے نہیں کیا گیا ہے، وہ بلڈنگز جو ہیں تو کھنڈر بنتی جا رہی ہیں تو اس کیلئے میں آپ سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کب تک وہ محکمہ کے حوالے کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر! جو Sanctions ہیں کو باٹ میں، وہ 33 ہیں، اس میں Completed SNEs جو ہیں، وہ 21 ہیں اور جو Completed Schools ہیں اور جن کو ایس این ایز ایشو نہیں ہوئیں، مطلب یہ کہ جس میں سٹاف نہیں ہے، سکول کمپلیٹ ہو گیا ہے لیکن اس میں صرف سٹاف نہیں ہے، وہ صرف ایک ہی سکول رہ گیا ہے، باقی تقریباً جتنے بھی ہیں، ان کا سٹاف ہو گیا ہے، ایک یہ مسئلہ پہلے میں نے بیان کیا تھا کہ ایس این ایز کا پرابلم ہوتا ہے، بعض اوقات اس کی Completion نہیں ہوتی سی اینڈ ڈبلیو ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے، واپڈا کی وجہ سے تو جب تک وہ Criteria پورا نہیں ہوتا تو ایس این ایز ایشو نہیں ہوتیں۔ میں صرف آپ کی نسلی کیلئے یہ بتا دیتا ہوں کہ یہ کام تیزی سے جاری ہے کہ پچھلے سال 2013-14 میں ٹوٹل پورے سال میں 247 سکولوں کی ایس این ایز ایشو ہوئی تھیں اور اس دفعہ 2014-15 سات مہینوں میں 511 ایشو ہو چکی ہیں تو اس ڈبل سے بھی زیادہ آپ یہ دیکھ لیں کہ تقریباً ڈبل کہ پورے سال میں 247 ایشو ہوئی تھیں اور اس دفعہ سات مہینوں میں 511 ایشو ہوئی ہیں، تو مزید ہم کوشش کر رہے ہیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کہ وہاں سے اگر ان کو کوئی ڈاکو منٹس چاہیے ہوتے ہیں تو وہ ہم تیز کر رہے ہیں لیکن اس میں مختلف ڈیپارٹمنٹس کا، سی این ڈبلیو کا، واپڈا کا اور اس کی وجہ سے تھوڑی بہت دیر آ جاتی ہے تو اس میں ہم کوشش کر رہے ہیں، سپیڈ پکڑ لی ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کوشش ہے کہ جلدی سے جلدی ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ'، کونسیجین نمبر 2243۔

* 2243 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ یونیورسٹی (KUST) کے ڈیز کیلئے کمپیوٹر لیپ ٹاپس خریدے گئے ہیں؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کس کمپنی کے لیپ ٹاپس خریدے گئے ہیں، خریداری کیلئے
 اخباری اشتہارات اور مہیا کرنے والے کنٹریکٹرز کی لسٹ مہیا کی جائے، نیز جن ڈیز کو لیپ ٹاپس دیئے گئے
 ہیں، ان کی لسٹ بمعہ ڈیپارٹمنٹ مہیا کی جائے؟
 جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، ڈیز کیلئے لیپ ٹاپس خریدے گئے
 ہیں۔

(ب) Dell کمپنی کے دو عدد لیپ ٹاپس خریدے گئے ہیں جو کہ PPRA رولز کی شق نمبر 42 (b) (i) کے
 تحت خریدے گئے ہیں۔ مذکورہ قانون کے تحت اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت نہیں، یہ لیپ ٹاپس
 ایم / ایس نیٹ ورک کمپیوٹرز کوہاٹ سے خریدے گئے ہیں، نیز یہ لیپ ٹاپس ڈین فیکٹری آف فزیکل سائنسز
 اور ڈین فیکٹری آف بائیولوجیکل سائنسز کیلئے خریدے گئے ہیں، مروجہ قانون کی کاپی درج ذیل ہے:
 [PART II] THE GAZETTE OF PAKISTAN, EXTRA, JUNE 9, 2004 1399

40. Limitation on negotiations.- Save as otherwise provided there shall be no negotiations with the bidder having submitted the lowest evaluated bid or with my other bidder:

Provided that the extent of negotiation permissible shall be subject to the regulations issued by the Authority.

41. Confidentiality.- The procuring agency shall keep all information regarding the bid evaluation confidential until the time of the announcement of the evaluation report in accordance with the requirements of rule 35.

42. Alternative methods of procurements.- A procuring agency may utilize the following alternative methods of procurement of goods, services and works, namely:-

- (a) *Petty purchases.-* Procuring agencies may provide for petty purchases where the object of the procurement is below the financial limit of *twenty five thousand rupees. Such procurement shall be exempt from the requirements of bidding or quotation of prices:

Provided that the procuring agencies shall ensure that procurement of petty purchases is in conformity with the principles of procurement prescribed in rule 4:

Provided further that procuring agencies convinced of the inadequacy of the financial limit prescribed for petty purchases in undertaking their respective operations may approach the Federal Government for enhancement of the same with full and proper justifications.

- (b) *request for quotations.*- A procuring agency shall engage in this method of procurement only if the following conditions exist, namely:-
- (i) the cost of object of procurement is below the prescribed limit of *one hundred thousand rupees:

*Provided that the respective Boards of Autonomous bodies are authorized to fix an appropriate limit for request for quotations method of procurement subject to a maximum of rupees five hundred thousand which will become financial limit under this sub-rule:

*Amended vide Cabinet Division No.5/37/2005-M.III/Admn (PPRA),dated 13-12-2006

محترمہ نجمہ شاہین: یہ میرا کونسیجین تھا کوہاٹ یونیورسٹی (KUST) کے بارے میں کہ وہاں ڈیز کیلئے لیپ ٹاپس میا کئے گئے ہیں تو جو انہوں نے ڈیٹیل بتائی ہیں، یہ لیپ ٹاپس یہاں سے نہیں خریدے گئے اور یہ جو لیپ ٹاپس ہیں، یہ دبئی سے منگوائے گئے ہیں اور ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کا ایک منگوا کر دو ڈیز کو دے دیئے گئے جبکہ اسی ماؤنٹ میں، اسی قیمت میں پانچ لپ ٹاپس خریدے جاسکتے تھے۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! یہ Dell کمپنی کے دو لیپ ٹاپس یونیورسٹی نے منگوائے تھے، ڈین فیکلٹی آف فزیکل سائنسز اور ڈین فیکلٹی آف بائیولوجیکل سائنسز کیلئے اور یہ PPRA رولز کی شق نمبر (i) (b) 42 کے تحت یہ ایک لاکھ سے نیچے ماؤنٹ کی Purchasing جو ہے وہ کر سکتے ہیں اور ایم / ایس نیٹ ورک کمپیوٹرز کوہاٹ سے یہ Buy کئے گئے ہیں، اس میں دبئی کا ذکر نہیں ہے۔ ایم / ایس نیٹ ورک کمپیوٹرز کوہاٹ سے یہ Buy کئے گئے ہیں اور PPRA رولز کے مطابق 42 (b) (i) کا جو رول ہے، Which is very much clear، اس میں لکھا گیا ہے: "The cost of object of procurement is below the prescribed limit of *one

”hundred thousand rupees تو اس میں یہ دو لاکھ ٹاپس ہوئے ہیں اور انہوں نے اس کے مطابق Buy کئے ہیں۔

جناب سپیکر: ’نیکسٹ‘، جی، مفتی فضل غفور، کونسلر نمبر 2089۔

* 2089 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2013-14 میں حکومت نے ضلع بونیر کے ملازمین کیلئے ڈریس الاؤنس کیلئے خطیر رقم مختص کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقم پوری شفافیت کے ساتھ تقسیم ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ رقم کتنی تھی، نیز جن ملازمین میں تقسیم ہوئی ہے، ان کی فہرست بمعہ رقم کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں، حکومت نے مالی سال 2013-14 میں ڈسٹرکٹ کونسل بونیر، میونسپل کمیٹی سواڑی اور طوطا لئی (ضلع بونیر) کے ملازمین کیلئے ڈریس الاؤنس کی مد میں کوئی رقم مختص نہیں کی تھی۔

(ب) جیسا کہ (الف) میں ذکر کیا گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ (الف) میں ذکر کیا گیا ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: اس سوال کے جواب سے جی میں مطمئن ہوں، Satisfied۔

جناب سپیکر: ’نیکسٹ‘، 2092، مفتی فضل غفور۔

* 2092 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اے ڈی پی 2013-14 میں سکیم نمبر 776: Special Package for Development Initiatives in KPK موجود تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اے ڈی پی 2013-14 میں سکیم نمبر 777: District Development Initiatives موجود تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اے ڈی پی میں سکیم نمبر 771: Priority Projects in

Khyber Pakhtunkhwa موجود تھی اور اے ڈی پی سکیم نمبر 772: Reforms

Initiatives in Khyber Pakhtunkhwa بھی موجود تھی؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سکیم نمبر 776، 771، 772 اور 777 میں کن کن صوبائی حلقوں کو کتنا کتنا حصہ دیا گیا، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب عنایت اللہ { سینئر وزیر (بلدیات) } : (الف) جی ہاں، البتہ مذکورہ سکیم اے ڈی پی نمبر 776 پر نہیں بلکہ 771 پر موجود تھی۔

(ب) جی ہاں، البتہ مذکورہ سکیم اے ڈی پی نمبر 777 پر نہیں بلکہ 775 پر موجود تھی۔
(ج) جی ہاں، البتہ مذکورہ سکیم اے ڈی پی نمبر 771 پر نہیں بلکہ 776 پر موجود تھی، جہاں تک سکیم نمبر 772 : Reforms Initiatives in Khyber Pakhtunkhwa کا تعلق ہے، یہ اصل میں Reforms Initiatives in Local Government تھی جس کا اے ڈی پی نمبر 801 تھا۔

(د) سکیم نمبر 771، 775 اور 776 کی تفصیلات بالترتیب بذریعہ ضمیمہ جات (الف)، (ب) اور (ج) ایوان کو فراہم کی گئیں جبکہ سکیم نمبر 801 : Reforms Initiatives in Local Government میں سال 2013-14 میں کوئی فنڈ جاری نہیں کیا گیا تھا۔

مولانا مفتی فضل غفور : شکریہ جناب سپیکر۔ زہ بہ لڑ دے ایوان توجہ دے دی طرف تہ غوارم بالخصوص ستاسو پہ وساطت سرہ د منسٹر صاحب توجہ غوارم۔ پہ دیکھنی جی زما سپلیمنٹری کونسلز دی، یو خو مپی دا گزارش دے چہ دا کوم اے دی پی سکیم تقسیم شوی دی نو پہ دیکھنی د معاہدہ مطابقت جماعت اسلامی تہ دس فیصد شیئر او عوامی جمہوری اتحاد تہ سات فیصد شیئر چہ د ہغی پاسداری پکھنی شوہ دہ او کہ نہ دہ شوہ؟ او دویم جی پہ دیکھنی بعضی داسی د نیشنل اسمبلی ممبرانو تہ آیا فنڈز جاری شوی دی چہ ہغہ د صوبائی اسمبلی د ممبرانو پہ نسبت باندہ زیات دی او زما جی دریم سپلیمنٹری کونسلز د منسٹر صاحب نہ دا دے چہ آیا د دوی د طرف نہ براہ راست د دے خائے بعضی سکیمونہ دسترکت کونسلز تہ لیبرل کیری چہ پہ ہغی کھنی د 'کنسرند' ایم پی ایز سرہ مشاورت نہ کیری او د دسترکت کونسل د فنڈ نہ ہغہ سکیمونہ د تنظیمونو او د مختلف پارٹی د لیڈرانو، د غیر منتخب خلقو د ہغوی پہ وینا باندہ د ہغہ سکیم Identification کیری، کہ د دے لڑ جواب منسٹر صاحب راکری جی۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان!

جناب عنایت اللہ { سینیئر وزیر (بلدیات) } : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! محترم ممبر صاحب د۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! د دے سرہ Related زما سپلیمنٹری سوال دے۔
جناب سپیکر: د دے نہ پس بہ خیر موقع۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): محترم ممبر صاحب چچی د دسترکت کونسل حوالی سرہ کوم سوال اوکرو نو ہغہ فریش کونسچن وو۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی رشاد خان!

جناب محمد رشاد خان: سپیکر صاحب! اتنے بڑے بڑے پروگرامز ہیں۔ جناب سپیکر! کافی خطیر رقم کی Allocation کی گئی ہے تین مختلف پروگرامز میں۔ جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں کہ یہ کونسا پیمانہ ہے جس میں ہمارے یہ پیمانہ اضلاع نظر نہیں آتے، کس پیمانے کے تحت اس فنڈ کی Allocation کی جاتی ہے؟ تھوڑی سی وضاحت منسٹر صاحب اس پہ کر دیں تو بہت بڑی مہربانی ہوگی۔
جناب سردار حسین (پتھالی): سر!

جناب سپیکر: سلیم، سردار، سردار! جی جی سردار حسین پتھالی!

جناب سردار حسین (پتھالی): سر! یہ Low fund position of ADP, scheme No. 775، اس میں یہ لکھا گیا ہے ”All Constituencies except Chitral“، یہ اسرائیل کے اس میں لکھا جاتا ہے کہ ”All Countries except Israel“ پہلے تو میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ سلوک کس طرح کیا گیا ہے اے ڈی پی نمبر 775 میں؟ نمبر ٹو سر! اے ڈی پی نمبر 776 جو تقسیم کی گئی ہے تو اپر دیو اور لو رڈیر سے سٹارٹ لیا گیا ہے تمام Constituencies میں، جس میں۔۔۔۔
جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! تھانہ نہیں ہے۔

جناب سردار حسین (پتھالی): تھانہ نہیں ہے تو میں کیا کروں، دیر اپر اور لو رڈونوں لکھا ہوا ہے لیکن اس سے آگے بھی پاکستان کا حصہ ہے جسے پتھال کہا جاتا ہے اور دیر اپر لو رڈونوں میں Forty eight, forty eight million کل دو ضلعے بنے ہیں، 96 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، یہ ہے Priority project۔ پتھال جیسا غریب علاقہ کہ جس میں سات دن میں چھ گھنٹے کیلئے ہم اپنے گھروں کو آتے جاتے ہیں، آج بھی صورتحال یہ ہے کہ 96 ملین لواری سے اس طرف پہلے ضلع میں رکھے جاتے ہیں اور

لواری سے اس پار ایک ملین روپے ان کے پاس نہیں تھے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہاں دو پارٹیوں کی حکومت ہے، ایک جسٹس پارٹی ہے، تحریک انصاف، دوسری جماعت اسلامی، مجھے یہ بتایا جائے، یہ تقسیم انصاف کے مطابق ہوئی ہے یا اسلام کے مطابق؟ یہی میرا کونسی ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بس بہت ہو گیا، اس کے بعد یہ جواب دے دے گا۔ جی، آپ کا سپلیمنٹری نہیں، ٹھیک ہے اس کے بعد یہ کریں۔ یہ تو پھر ٹائم ہی نہیں ہے، گھنٹہ ٹائم ہے، یہ تو ٹائم نہیں ہے اس طرح۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ تو سپلیمنٹری کونسی ہے اس میں، یہ تو میں رولز کے مطابق بات کروں گا۔ یہ جو مفتی صاحب نے Raise کیا ہے، انہوں نے ڈسٹرکٹ کونسل فنڈز کے حوالے سے پوچھا ہے، میرے خیال میں یہ ڈسٹرکٹ کونسل فنڈز کی بات نہیں ہے۔ ادھر انہوں نے جو سوال کیا ہے، وہ سیشنل سیک 776 جو کہ نمبر غلط دیا ہے، ہم نے ٹھیک کیا ہے۔ District Development Initiative کا انہوں نے ذکر کیا ہے اور Priority Project of Khyber Pakhtunkhwa, Reforms Initiative in Khyber Pakhtunkhwa کا جو انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کو یہاں سے انسٹرکشنز جاتی ہیں، وہ الگ فنڈ ہے، وہ پی ایف سی فار مولے کے تحت پورے صوبے کے اندر تقسیم ہوتا ہے، اس کا اپنا ایک فارمولا ہے، ہر ضلع کا اپنا ایک شیئر ہوتا ہے۔ یہ اے ڈی پی کے اندر جس طرح کہ بتا دیا ہے کہ جو Reforms Initiative والی سکیم ہے، اس میں ڈیولپمنٹل سکیمیں نہیں ہوتی ہیں، یہ لوکل گورنمنٹ نے اپنے انسٹی ٹیوشنز کی Strengthening کیلئے رکھی تھی لیکن اس پہ ابھی تک کام نہیں ہوا ہے۔ GIZ کے ساتھ ہمارا اکٹھا ایک سلسلہ چل رہا تھا لیکن اس میں پیسے خرچ نہیں ہوئے ہیں، جو باقی تین پراجیکٹس ہیں، اس میں چیف منسٹر، یہ اس کے Discretionary projects ہیں، یہ Overall ADP نہیں ہے، یہ اے ڈی پی کے اندر وہ ہیڈز ہیں کہ جس سے چیف منسٹر صوبائی اسمبلی کے ممبران کو اپنے Discretionary اختیار کے تحت مختلف فنڈز Allocate کرتے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو وہ آتے ہیں، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اس کو Implement کرتا ہے، ظاہر ہے اس میں کوئی فارمولا نہیں ہے، جس طرح پی ایف سی کا فارمولا ہے، وہ فارمولا نہیں ہے، وہ Case to case

basis پر چیف منسٹر جا کے ہر ایک ایم پی اے کو اور مختلف ضلعوں کو وہ شیئرزدے دیتے ہیں۔ اس میں اگر آپ تفصیل دیکھیں گے جی، تقریباً ہر ضلع موجود ہے، یہ بات بالکل درست ہے کہ کسی ایم پی اے کو زیادہ ملا ہو گا، کسی کو کم ملا ہو گا لیکن ہر ضلع کو تقریباً ملا ہے۔ ایم این ایز کو بھی فنڈز ملے ہیں تو یہ وہ Discretionary، چیف منسٹر کے Discretionary heads ہیں جس سے وہ، اور ظاہر ہے چیف منسٹر جو ہے وہ اس صوبے کا چیف ایگزیکٹو ہے، اگر آپ ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیں گے کہ آپ کسی ایم پی اے کو پیسے نہیں دے سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے۔ By name سکیمیں اے ڈی پی میں Reflect ہوتی ہیں، وہ Annual Development Program کے اندر Reflect ہوتی ہیں۔ میں آپ کو ایک بتاؤں کہ تورغر میں پی ٹی آئی کا اور جماعت اسلامی کا کوئی نمائندہ نہیں ہے لیکن جو اے ڈی پی ہے، ہماری پراونشل اے ڈی پی ہے، اس میں تورغر کا شہر اپر دیر اور لوئر دیر سے زیادہ ہے اور اگر کسی کو شک ہو تو یہ پی اینڈ ڈی ڈی پارٹنٹ سے جا کے فگرز اور Statistics چیک کریں، اسلئے Overall شیئر ملتا ہے۔ کچھ ہیڈز ایسے ہوتے ہیں کہ جس میں چیف منسٹر کے پاس Discretion ہوتا ہے اور As Chief Executive of the Province یہ ان کا Right ہوتا ہے، ان کو یہ حق ملنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں، ان میں سے بھی کوئی چیف منسٹر بنے گا تو وہ اس کو Forgo نہیں کرے گا اور یہ اس طرح ہوتا ہے سر۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی غفور صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر! زہ یو خبرہ کوم۔ دا دوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔ مفتی صاحب! او دربرہ چہ ہغہ خبرہ خلاصہ کری، کبینیٹی، تاسو کبینیٹی۔ جی، مفتی صاحب! مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! د منسٹر صاحب د خبرو نہ دا معلومیری چہ دا سی ایم صاحب چہ کوم دے، د ہغوی خپل صوابدیدی اختیار دے نو دپیار تہمنت او مونرہ، اسمبلی تہ جوابدہ شوک دی؟ مونرہ تہ Responsible شوک دی، مونرہ د چا نہ پبنتنہ او کرو، یوہ۔ دویمہ خبرہ دا دہ جی چہ دوئی د تورغر مثال ور کرو نو تورغر خو جی نوے Established district دے او پہ ہغہ کبنیٹی ہیخ قسم خہ دفتر پکبنیٹی نشتہ، خہ سیکرٹریٹ پکبنیٹی نشتہ نو ظاہرہ خبرہ دہ، ہلنہ بہ پہ دا گہ

باندې خوافسران نشی کینیناستې، هغوی له به څه جوړوی نو په هغې کینې په دغه باندې هیڅ قسم څه احسان وغیره دا نشته دے۔ جناب سپیکر! زه یو خبره کوم جی چې دا د شیئرز په حساب سره چې دا کوم فنډ تقسیم شوی دے چې په دیکینې د یوې ضلعې نه د بلې ضلعې نه او د بلې ضلعې نه کسان راغونډ شوی دی او چونکه د یوې پارټی سره Related وو، هغې ته چې کوم دے مخصوص حصه ورکړے شوې ده، مخصوص حصه او د Percentage په حساب سره ورکړے شوې ده، جناب سپیکر! دا نهایت ظلم دے۔ دویم منسټر صاحب خبره اوکړه چې د ډسټرکټ کونسل فنډ جدا دے، دا کوئسچن چونکه Related دے د لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټ سره او د ډسټرکټ کونسل فنډ هم Related دے د لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټ سره، لهدا جناب سپیکر! زه ډیر په ادب سره دا خبره کوم جی، زما په ډسټرکټ کونسل کینې مخکینې چې کوم دے نو ساړهې پانچ کروړ روپۍ پرتې وې، په هغې کینې د 60 لاکه روپو درې سکیمونه ئے ما ته راکړل، د بیس بیس لاکه روپو درې سکیمونه، د 60 لاکه روپو۔ جناب سپیکر! هغه بله ورځ بیا ټینډر شوی دے د ډیر څه کروړ روپو، په هغې کینې یو سکیم د پکینې زما حرام وی، زه د اسمبلۍ ممبر یم، زه د هغه ځای نه منتخب شوی یم، زه سوال خو نه کوم، زما لوکل چې کوم دے نو هغه انکم دے نو کم از کم پکار دا نه ده چې په هغې کینې زما نه څوک Opinion واخلي او زما نه څوک تپوس پښتنه اوکړی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان!

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! یو دغه کوم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

مولانا مفتی فضل غفور: یو گزارش کوم، گزارش کوم جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو چې دا دومره دغه درکوم بیا دا نور پاتې کیږی، تاسو دا خپله خبره مختصر کړئ، دا اوس مونږ سره دومره، مونږ سره ټوټل چې دے نو 25 منټ پاتې دی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! یو گزارش کوم، گزارش کوم جی، تاسو مونږ سره دلته Commitment کړے وو او د هغه Commitment باوجود زمونږ په حلقو کښې براه راست چې کوم دے نو سکیمونه منظور پری او مونږ منتخب خلق د هغې نه خبر نه یو، زما په حلقه کښې دیارلس کسان په کلاس فور باندې اولگیدل، یو کلاس فور به پکښې زما اخستل۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، تاسو هغه ایشو ته راځئ جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا جی، دا نه دی شوی، دا ظلم دے جی، دا تاسو ولې په دې باندې تاسو، تاسو کستو ډین آف دی هاؤس۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! داسې ده چې کوم ستا دغه دے، زما خیال دے هغې ته څکه مونږ سره 25 منټ پاتې دی او دا ټول کونسلچنز پاتې دی نو تائم به ټولو له ورکوؤ۔

جناب منور خان ایډوکیٹ: سر! دوئ خبرې ته پریردئ چې دوئ خپله خبره او کړی۔

جناب سپیکر: نو خبره، ما پوره موقع ورکړه کنه منور خان صاحب! گوره چې څنگه موقع ده له مو ورکړې ده، داسې مو ټولو له موقع ورکړې ده، زه ټولو له موقع ورکوم۔ پلیز، تائم مو ورکړو، تائم مو ورکړو۔ جی عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلديات): جناب سپیکر! دوئ چې څنگه خبره او کړه۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مفتی صاحب جو ہیں، وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے حوالے سے فریش کونسل لے آئیں، ان کو ساری ڈیپٹیز میں فراہم کروں گا۔ مفتی صاحب کلاس فور ملازمین کے حوالے سے فریش کونسل لے آئیں، ساری ڈیپٹیز میں Provide کروں گا لیکن اس اسمبلی کا ایک قاعدہ اور ضابطہ ہے، ایک رولز آف برنس ہے، اس کے تحت یہ اسمبلی چلتی ہے، اس کے مطابق جو سوال انہوں نے کیا ہے، میں نے اس کی پوری ڈیپٹیل Provide کی ہے، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں نے کہا کہ چیف منسٹر نے بے انصافی کی ہے، نہیں میں نے یہ نہیں کہا، میں نے کہا ہے کہ کچھ چیزیں چیف منسٹر کی Discretion پہ ہوتی ہیں، ان کے پاس First come first serve basis پہ لوگ آتے ہیں، جو لوگ ان کے پاس جاتے ہیں، ان کے پاس Chief Executive of the Province ایسی پاورز ہونی چاہیے کہ وہ لوگوں کو اپنی۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

سینئر وزیر (بلديات): Discretion په سکیمیں دے سکیں۔ یہ چند ہیڈز ایسے ہیں جو ان کیلئے رکھے گئے ہیں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: کابینہ جی، دا بانگ وائی۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی کریم خان! بس تھیک دہ، زہ بہ تائم یو منت بہ سیوا نہ ورکوم او کہ نور کونسنجنز دغہ کیری، ہغہ د بیا غی۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تہ کمیٹی تہ لیبری دا، تہ کمیٹی تہ لیبرل غواړي؟

جناب عبدالکریم: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عبدالکریم: دا اے پی 771، اے پی 775، اے پی 776، زما د اقتدار والا ورونرہ او دا میدیا والا ورونرہ اکثر لیکي چې یره صوابی کبني داسې چل او شو او صوابی، نو 266 ملین روپي صوابی تہ تلې دی، 266 نہ علاوہ چې زما او د شیراز حلقہ راخی نو ما تہ 20 ملین ملاؤ شوې وې او دہ لہ ہدو څہ ملاؤ شوی نہ دی، نوزہ د میدیا والا ورونرہ تہ وایم چې دا صوابی حلقہ چې تاسو لیکي نو د وہ حلقې ترې مهربانی کوئی چې دا ترې منہا کوئی چې زمونږہ خلقو تہ کم از کم دا پتہ وی چې د صوابی والو ہلتہ څہ حال دے، پہ ہغې کبني PK-34 او PK-36 ہم دہ۔

جناب سپیکر: کریم خان! کریم خان! یوریکویسٹ بہ وی، یو خولږ دا مهربانی کوئی چې د رولز مطابق صرف سپیکر بہ، دا چیئر بہ تاسو ایڈریس کوئی، دې نہ تاسو بل څوک نشی ایڈریس کولې، پلیز دا تاسو یو طرف تہ بل طرف تہ وایئ نو دا بہ تاسو صرف دا چیئر ایڈریس کوئی، بل طرف تہ بہ نہ گورئ، پلیز۔ جی، مفتی

صاحب! سادہ خبرہ کوہ، تہ خہ وئیل غوارپ، دغہ کوہ کمیٹی ئے تہ لیبرل
غوارپ؟

مولانا مفتی فضل غفور: زہ دا وئیل غوارپم جی، مونر سرہ ڊیر ظلم کیبری۔۔۔۔

جناب سپیکر: خبرہ گورہ جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: مونر خو تاسو تہ ژرا او فریاد کوؤ، تاسو ما سرہ
Commitment کرے وو چپی دا ستا د وجی نہ چپی کوم دے نو چپی دا کوم فنڈ ستا
سکیمونہ نہ دی راغلی، زہ بہ منسٹر صاحب تہ اووایم، ما منسٹر صاحب تہ
گزارش او کرو، زما پہ خیال ہغہ گزارش زمونر نہ منظوریری جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا د 25 فیصد پہ نوم باندپی جی دلته یولوبہ شروع دہ، زمونر
پہ حلقہ کبئی جی، زما پہ حلقہ کبئی د ڊسٹرکٹ کونسل پہ فنڈ کبئی 53 فیصد
چپی دے نو ہغہ منسٹر صاحب او دوئی چپی کوم دے نو ہغہ د دوئی پہ اختیارا تو
باندپی خرچ کرہ جی۔ زہ گزارش کوم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! نہ تہ کمیٹی تہ، ستا ڊیمانڈ خہ دے؟ کوئسچن،
'نیکسٹ' کوئسچن، گورہ دا کہ پہ ڊپی یو کوئسچن باندپی دومرہ کوؤ نوزہ بہ
چپی دے، دا نور بہ بیا پریردمہ او دغہ یو کوئسچن باندپی بہ ٲول دغہ او کرو نو
کوئسچن، او عنایت خان! عنایت خان۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: زما پہ حلقہ کبئی د ڊسٹرکٹ کونسل پہ فنڈ کبئی 53 فیصد
چپی دے نو ہغہ منسٹر صاحب۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! دوئی خبرہ بار بار د ڊسٹرکٹ کونسل د فنڈ کوی۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: زہ وایم چپی دا کمیٹی تہ ریفر کرہ۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ڊسٹرکٹ کونسل فنڈ خان لہ ہیڈ دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: زہ ئے دووٹ د پارہ اچوم، دووٹ د پارہ ئے اچوم۔

سینیئر وزیر (بلديات): دسترڪٽ ڪونسل فنڊ خان له هيڊ دے ، دسترڪٽ ڪونسل فنڊ خان له هيڊ دے ، په هغې د خان له فريش ڪوئسچن راڙي۔۔۔۔۔
جناب سپيڪر: دازه د ووت د پارہ اچوم۔
سینیئر وزیر (بلديات): كه دا ڪوئسچن وي نو دا ريفر ڪيڊي شي۔

جناب سپيڪر: ووت د پارہ ئے اچوم، دا ڪوئسچن چي ڇوڪ د دي په حمايت ڪبني وي چي دا د ڪميٽي ته لار شي نو هغه به 'Yes' وائي او چي ڇوڪ ئے مخالفت ڪبني وي نو هغه به 'No' وائي۔
Is it the desire of the House that the Question No. 2092, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Favour ڪبني په ڇوڪ ئے
دي، هغه به 'Yes' وائي او چي ڇوڪ ئے Against وي نو هغه به 'No' وائي۔
Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The motion defeated.

(Applause)

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Next. Ifthikhar Mashwani, Question No. 2116, Ifthikhar Mashwani, please. Ifthikhar Mashwani, please.

جناب افتخار علي مشواني: شڪريه سپيڪر صاحب!

جناب سپيڪر: وايه وايه، وايه۔

جناب افتخار علي مشواني: جي جي۔ شڪريه سپيڪر صاحب۔ چي ڪوم جواب دلته ڪبني، ڊيپارٽمنٽ چي ڪوم جواب مونبر له راڪري دے، زه تري مطمئن يم خو خبره دا ده سپيڪر صاحب!۔۔۔۔۔

(شورا اور قطع ڪلامياں)

جناب سپيڪر: ڪاؤنٽ، اوڪے، ڪاؤنٽ ڪاؤنٽ، ڇه وائي يو منٽ، چي ڇوڪ د دوي په Favour ڪبني وي، هغه لاس اوچت ڪري، لاس اوچت ڪري، لاس اوچت ڪري۔
اودريه، اوشماري جي، ڪاؤنٽ۔

(اس مرحلہ پر گنتي ڪي گئي)

جناب سپیکر: چچی کوم ناست دی، هغه او شماری، دا چچی ناست دی دا او شماری۔

اراکین: پاد خیری جی۔

جناب سپیکر: تاسو پاڅی جی، اوس چچی څوک د دې په دغه کبني دي، پاڅی، ستيند اپ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Forty eight, defeated.

(Applause)

جناب سپیکر: ’نیکسٹ‘ افتخار مشوانی!

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، پلیز۔ د دیکورم به خیال ساتی جی، پلیز۔

جناب افتخار علی مشوانی: سپیکر صاحب! ورته وائی۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

جناب افتخار علی مشوانی: سپیکر صاحب! معافی غوارم۔۔۔۔

جناب سلیم خان: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دیکبني پوائنٹ آف آرڈر، پلیز، کبني جی، کبني، پلیز کبني۔ جی

افتخار مشوانی صاحب!

* 2116 _ جناب افتخار علی مشوانی: کیا وزیر بلديات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان کی یونین کونسلز میں سیکرٹریز، نائب قاصد اور چوکیدار ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ملازمین کہاں کہاں پر ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں، کیدروائز یونین کونسل کی سطح پر مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلديات)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ سیکرٹریز، نائب قاصد اور چوکیدار ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں کیدروائز مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ۔ سپیکر صاحب! توجہ غوارم لبرہ ستاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، افتخار مشوانی صاحب۔

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ جی۔ دیپارٹمنٹ چہی ما لہ کوم جواب راکرے دے، ہغہ خو بالکل صحیح دے خو کہ تاسو داسپ او گورئی کنہ جی نو پہ دہی مردان کبني 75 چہی کوم دی کنہ ہغہ U/Cs دی، نو 75 یونین کونسل شو او 75 بیا U/Cs سرہ چہی کوم دے نو 75 نائب قاصدان شو خو دیکبني تاسو او گورئی چہی نہہ سیکرٹریانو کبني چہی کوم دے نو نہہ، نہہ مختلف U/Cs چہی کوم دی نو ہغہ Vacant دی، لکہ خالی دی، ہغہ کسان پکبني نشتہ۔ ہغہ مختلف دیپارٹمنٹس دلته چہی کوم دے مخامخ تاسو او گورئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، افتخار مشوانی صاحب، پلیز۔

جناب افتخار علی مشوانی: مختلف دیپارٹمنٹس کبني چہی کوم دے، مختلف خلقو سرہ چہی ہغہ دیوتی کوی او زمونرہ یونین کونسل Suffer کیری، مونرہ بار بار اے دی صاحب چہی کوم دے، زمونرہ چہی کوم د دوی دغہ دے، اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ دے، ہغوی بار بار ریکویسٹ ہم او کرو، لیٹری ٹے ہم پکبني او کړی مختلف دغہ تہ، دیپارٹمنٹس تہ خو دا خلق مونرہ تہ واپس کوی نہ، خکہ چہی د یونین کونسل سیکرٹریانو نن سبا دی زیات پہ ہغوی باندي بوجھ دے، پہ ہغوی باندي دی زیات لو دے، د پولیو دیوتی ہغوی کوی، د دیتہ سرٹیفیکیت ہغوی جوړوی، د برتہ سرٹیفیکیت جوړوی، نکاح رجسٹریشن کوی او ورسرہ ورسرہ چہی کوم زمونرہ صوبی یو نوے پروگرام شروع کړے دے او فوڈ پروگرام چہی کوم شروع کړے دے، ہغہ ہم ہغوی تہ نن سبا حوالہ شوے دے، نوزہ دا وایم چہی زمونرہ یو یو سیکرٹری سرہ، یو یو کس سرہ چہی کوم دے د دري دري سیکرٹریانو دغہ دی، چارج ورسرہ دے او دیوتی ورسرہ دی او چہی کوم سرے، مثال زہ بہ دہی تہ راشم، دہی سیکرٹری نمبر ایک تہ محمد آیاز جمال گڑھی کبني سیکرٹری چہی دے، د سحر اتونہ واخله تر خلورو بجو پورې دے د ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر مردان سرہ دیوتی او کړی، د ہغہ خلورو نہ پس دے بیاخہ کوی، کلی کبني مثال، دے بہ کور تہ خئی کہ نہ دیوتی بہ کوی؟

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ویسے یہ بات ان کی درست ہے کہ جو یونین کو نسل سیکرٹریز ہیں، وہ بہت زیادہ کام کر رہے ہیں اور وہ اپنی جو بنیادی ڈیوٹی ہے، اس کے علاوہ بھی بہت سے، الیکشن کے دوران وہ ڈیوٹی کرتے ہیں، Census کے دوران وہ ڈیوٹی کرتے ہیں، پولیو کے دوران وہ کرتے ہیں اور یہ جو یونین کو نسل کے سیکرٹریز کا کیدر ہے، یہ اب وچ کوچ کو نسل، یونین کو نسل اب جو ہمارا Existing Act ہے، اس کے تحت یونین کو نسل نہیں رہی، اب جو ہمارا نچھلا یونٹ ہے، وہ وچ کوچ کو نسل بن چکا ہے۔ میں افتخار مشوانی صاحب کے علم میں یہ لاؤں گا، پانچ ہزار تک پوسٹیں اس میں Create کی گئی ہیں، کوئی اڑھائی ہزار تک اس میں نئی یونین کو نسل، وچ کوچ کو نسل کے سیکرٹری کی پوسٹیں ہیں تو یہ ساری Reshuffling جو ہے، یہ دو تین مہینوں کے اندر ہو جائے گی اور اس میں دو تین مہینوں کے اندر اندر ہم کوشش کریں گے کہ بلدیاتی الیکشن سے پہلے ریکروٹمنٹ کریں اور یہ جو یونین کو نسل کے سیکرٹریز ہیں، ان کو اب Redesignate کیا جائے گا، اس کو وچ کوچ کو نسل سیکرٹری کا نام دیا جائے گا اور میں اسے ڈی مردان سے اور ڈی جی لوکل گورنمنٹ سے بھی بات کروں گا کہ جن سے زیادہ اضافی بوجھ ہے اور ان کی ڈیوٹی سے زیادہ ان سے کام لیا جا رہا ہے تو اس میں ان کے ساتھ Relaxation کریں لیکن یونین کو نسلز، جو خالی ہیں، وہ ہم تبھی اس کی سیٹیں Fill کریں گے کہ جب وچ کوچ کو نسل کیلئے ہم ریکروٹمنٹ شروع کریں گے کیونکہ اب یونین کو نسل یونٹ نہیں رہی ہے، اب وچ کوچ کو نسل نیا یونٹ بن چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی افتخار صاحب!

جناب افتخار علی مشوانی: داسی دہ سپیکر صاحب! خبرہ دا دہ چہ دا دہ چہ دا دہ چہ چہ خنکہ منسٹر صاحب خبرہ اوکرہ، دا کیس شپیر میاشتی مخکبھی چہ کوم دے، دا کوئسچن ما جمع کرے وو، شپیر میاشتی دا ہم Already خلق Suffer شو ہلتہ، درہ خلور میاشتی بہ بیا نور ہم Suffer کیہی۔ زہ دا وایم چہ دا کوم خلق ہلتہ دیوتہی کوی، دا خلق د ہغوی ہلتہ، دی سیز مختلف، دا کمشنر صاحب مثال پہ طور دی سی صاحب، اسسٹنٹ کمشنر صاحب وغیرہ، ہغہ دیا دا خلق مونبر تہ را کپی یا چہ کوم دے کنہ یا د مونبر لہ نوی پوسٹونہ Create شی یا د ہغوی خان لہ نوی پوسٹونہ Create کپی، مسئلہ بہ ختمہ شی۔ اوس مثال چہ زما مچی کبھی ما سرہ خوا کبھی، ما سرہ خوا کبھی زما بل ایم پی اے صاحب ناست دے، مچی کبھی چہ یو سرے دیوتہی نہ کوی، ہغہ بانڈی یو سرے کمپلینٹ کوی، Same

complaint cell ته راشي، هغه ته شكايت او ڪري، اے ڊي صاحب ته او ڪري، ايم پي اے صاحب ته او ڪري، ٽولو ته شكايت ڪيري او هغه ڏيو تي، هغه وائي چي زه فلانڪي ڄاڻي ڪيني ڏيو تي ڪومه، زه خپله ڪومه، زه ڊي سي آفس ڪيني ايم، ڪمشنر آفس ڪيني ايم، مختلف دغه ڪيني ايم نو هغه به ڄه او ڪري غريب؟ د ڊي حل پڪار دے چي يا د مونڙ ته دغه شي يا د هغوي دغه ڪري، هغوي ته د پاتي شي، بس خبره به ختم شي۔

جناب سپيڪر: عنايت خان! زما خيال دے تاسو خپلو ڪيني ميٽنگ او ڪري نو دا به بنه وي چي تاسو خپلو ڪيني آفس ڪيني۔۔۔۔

سينيئر وزير (بلديات): زه به ئے ڊي سي مردان سره پوره دغه Statistic share ڪرم نو Tack up به ئے ڪرم، ڄه د ايم پي اے صاحب Concern به ورته او وائيم او ڪوشش به او ڪرو چي دا لڪه د هغوي نه Relieve ڪرو۔

جناب سپيڪر: او ڪے چلو، تههڪ شو۔ جي جي، ته به ده سره ڪيني منسٽر صاحب سره، افتخار! ده سره به ڪيني چي ستا ڄومره ايشوز دي، ڄه تجا ويز دي، هغه به درله در ڪري۔

جناب افتخار علي مٿواني: سپيڪر صاحب! سپيڪر صاحب! په ديڪيني زه، په ديڪيني زه چي ڪوم دے ايس ايم بي آر صاحب سره ملاؤ شوے ايم، ديڪيني ما د ڊي سي صاحب سره خبره ڪري ده، ڪمشنر صاحب سره مو خبره ڪري ده، ڪه تاسو وائي چي دغه خلق د دغسي Suffer ڪيري نو تههڪ ده، بس بيا د Suffer ڪيري، بس تههڪ ده، هغه ڪوئسچن به زه واپس واخلم۔۔۔۔

جناب سپيڪر: عنايت خان! عنايت خان! ده ته به تائم ور ڪري۔

جناب افتخار علي مٿواني: يا ما ته به په ڊي فلور اوس او وائي چي په دومره وخت ڪيني به ڪسان حواله ڪيري، بس لنڊه خبره ده۔

جناب سپيڪر: تائم به ورته ور ڪري يا به ده سره ڪيني، دا دوه خبري دي۔

سينيئر وزير (بلديات): صاحبه! زه به نن ڊي سي مردان سره خبره او ڪرم او سبا سحر به اسمبلي ڪيني درته او وائيم۔

جناب افتخار علی مشوانی: نه جی، زما خبری ته غور کیرده، ما ته د اوس په فلور باندې اووائی جی چې په یوه هفته کبې به دا خلق واپس کوی که نه ئے واپس کوی بس تهیک ده، بس هغه د نوی پوستونه خان ته Create کری، هغه خلق چې کوم کمشنر دی، کوم دغه دی، مختلف خلق ورسره شته کنه۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلديات): صحیح ده، زه به سبا پورې ده ته یو دغه سره راشم که دے نه وو مطمئن، دے به بیا دوباره په فلور باندې خبره اوکری کنه۔

جناب افتخار علی مشوانی: سپیکر صاحب! ما ته د په دې فلور باندې اوس اووائی، دا شپږ میاشتې د دې کوئسچن دا دې Already اوشوې۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلديات): ما ایشورنس ورکړو کنه۔

جناب سپیکر: ایشورنس ئے درکړو۔

جناب افتخار علی مشوانی: بس تهیک ده جی، دا کوئسچن دینخوا اوگورئ، زه دا کوئسچن واپس اخلم، بس تهیک ده، خلق به Suffer کپری، بس Suffer کپری دې، بس تهیک ده۔

سینیئر وزیر (بلديات): گوره زه به، ما ده ته ایشورنس ورکړو چې زه د دې اسمبلی اجلاس نه اوخم، زه به دپتی کمشنر مردان ته اووایم چې دا خلق د ایډیشنل دیوتیانو نه Relieve کړه، ما ده ته دا خبره اوکړه، پته نه لگی دے ولې په دې باندې پوهه نشو۔

جناب سپیکر: اوکے، 'نیکسٹ'۔۔۔۔

جناب افتخار علی مشوانی: تهیک شوه، تهیک شوه مهربانی۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ'۔۔۔۔

جناب سلیم خان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر، دا 'کوئسچنز آور' دے جی، د هغې نه پس۔ 2124، د هغې نه پس به، 'کوئسچنز آور' نه پس، دا 'کوئسچنز آور' دے جی،

’کوئسچنز آور‘ دیکھنی نہ کیجی، ’کوئسچنز آور‘ دے۔ No, No دا
’کوئسچنز آور‘ دے۔

مفتی سید جانان: دا 2123 سوال نمبر دے۔

جناب سپیکر: جی، 2123؟

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 2123 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم پی اے ہاسٹل کی بحالی و مرمت رنگ و روغن کیلئے خطیر رقم دی جاتی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ایم پی اے ہاسٹل پر خرچ شدہ
رقم کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز دوران مرمت کمروں کے غسل خانوں سے جو مختلف اشیاء چوری ہوئی
ہیں، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اسٹیٹ آفیسر صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کی ڈیمانڈ پر ایم پی اے ہاسٹل
میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ پی بی ایم سی کی ذمہ داری صرف
Maintenance and Repair ہے۔ اس سلسلے میں جو چیزیں تبدیل کی گئی ہیں، وہ پی بی ایم سی کے
سٹور میں موجود ہیں جن کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ فرنشنگ اشیاء وغیرہ کی ذمہ
داری اسمبلی سیکرٹریٹ کی ہے جس کیلئے ایم پی اے ہاسٹل میں کمپیوٹر، کیسٹریٹیکر موجود رہتے ہیں جو کہ
انتظامی طور پر اسمبلی سیکرٹریٹ کے تحت کام کرتے ہیں۔

مفتی سید جانان: دغی کنبی سپیکر صاحب! ما د ایم پی اے ہاسٹل د تیرو پینخو
کالو چہ ہلتہ کنبی کومہ خرچہ شوہی دہ، دا حساب ما غوبنتے دے۔ جناب
سپیکر صاحب! دا توہیل 113 کمرہ دی او دغہ 113 کمرہ کنبی 43 کمرہ داسہی
دی چہ غیر قانونی طور باندہی زیر استعمال دی او سی ایندہ د بلیو نہ 14 کروہ
پانچ لاکھ 17 ہزار 128 روپے دوئی تہ د تیرو 2010-11، 2011-12، 2012-13 او
2013-14 کنبی یو ورتہ ملاؤ شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب! د اسمبلی
سیکرٹریٹ نہ دوئی تہ ملاؤ شوی دی 18 کروہ 98 لاکھ 70 ہزار 835 روپے دوئی

تہ ملاؤ شوی دی، جناب سپیکر صاحب! دا ہوتل روپی راخی او دا سالانہ پہ یو کمرہ باندی 16 لاکھ 80 ہزار روپی راخی۔ زہ دا تپوس کوم چہ آیا ایم پی اے ہاسٹل کبھی ایم پی اے گانو تہ دا سہولت موجود دے؟ یو نیم لاکھ روپی، مطلب دا دے دا پہ یوہ کمرہ باندی ماہانہ راخی، آیا ایم پی اے گانو تہ دا سہولت دلته زما ڍیر ملگری موجود دی، آیا یو نیم لاکھ روپی باندی چہ کومہ درې کمرې کیری پہ یو ہوتل کبھی، آیا ایم پی اے ہاسٹل کبھی ہغہ سہولتو نہ شتہ دے او کہ نہ وی جناب سپیکر صاحب! زما بہ درتہ دا گزارش وی چہ دلته وری وری خبری دی، 29 لاکھ، 32 لاکھ، 35 لاکھ، 50 لاکھ روپی، زما بہ دا گزارش وی، دلته دا اسمبلی تہ وایو چہ آئندہ ڍ پارہ ڍ دوی روک تھام اوشی، پہ ایم پی اے ہاسٹل کبھی زہ اوسیرم خود یو نیم لاکھ روپو سہولتو نہ مانہ دے لیدلی او کہ زما دغہ ملگرو کہ چا لیدلی وی نو د خدائے ڍ پارہ ڍ اووائی چہ مونز تہ د یو نیم لاکھ روپو سہولتو نہ ملاویری، زہ بہ دا سوال Withdraw کرم بیا۔

جناب سپیکر: جی، اکبر صاحب!

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب! چہ پہ دے وخت۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی، مونز بغیر د گیس نہ پہ یخو او بو باندی مطلب دا دے چہ یرہ لاسونہ مو وینخلی دی، اودسونہ مو پری کری دی نو دا خبرہ یقینی دہ چہ یرہ ایک لاکھ 29 ہزار روپی د ایم پی اے ہاسٹل پہ کمرہ باندی راخی نو منسٹر صاحب د د دے وضاحت او کری چہ دا پیسہ کوم ٹائی کبھی لگی او چا تہ ملاویری؟

جناب سلیم خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب بخت بیدار: جناب! مالہ یو منتہ را کری۔

جناب سپیکر: سلیم صاحب خبری تہ پریردہ، سلیم صاحب! خبرہ او کرہ، سلیم چترالی۔

جناب سلیم خان: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! جو کوسچن آیا ہے جی، سر! ایم پی اے ہاسٹل کا یہی حال ہے کہ گزشتہ ایک سال سے میں ایک ایسے کمرے میں رہتا ہوں جو دن رات ٹپکتا تھا میرے اوپر، مجبور ہو کر

اس کمرے کو چھوڑ کر باہر جا کر پرائیویٹ میں نے جگہ لی اور یہاں پر تین کروڑ 61 لاکھ روپے ایم پی اے ہاسٹل کے اوپر خرچ ہوئے ہیں۔ سر! ہمیں بتایا جائے کہ یہ تین کروڑ 61 لاکھ روپے کن چیزوں کے اوپر خرچ کئے گئے ہیں، ایک سوال۔ دوسرا سوال میرا یہی ہے کہ یہ ہاسٹل جو ہے ایم پی اے کیلئے ہے، یہاں پر میرے محترم منسٹرز صاحبان ایک طرف 70/70 ہزار روپے Rent لے رہے ہیں اور دوسری طرف یہ آکر ہاسٹل کے کمروں پر قبضہ جما چکے ہیں۔ سر! ہمیں بتایا جائے کہ کیا یہ منسٹرز صاحبان وہ Rent اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے رہے ہیں یا پھر اپنی جیب میں ڈال رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب! اکبر ایوب!

مشیر مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ۔ جناب سپیکر!

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: لہ تائم شارٹ دے جی بس۔

جناب بخت بیدار: جی، یو دوہ منتہ خبرہ کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تائم شارٹ دے، دا خوزما خیال دے، دا تہول کونسچنر، بس دا آخری کونسچنر دے، زہ بیا نور نہ اخلم، بس دا نور پاتہ شو، بس تاسو تہول تقریرونہ کوئی، دا خوتہول دا دومرہ پاتہ دی، چا چہ کار کرے دے نو اوس بہ۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بخت بیدار: تاسو چہ زما کمرہ تہ فاتحہ خوانی لہ زما د ورور پہ غمرازی باندہی راغلی وئ نو ما خپلہ کمرہ تہ تاسو بوتلی۔ سیکرٹری صاحب دوہ خلہ زما کمرہ تہ راغلی دے چہ زما پہ کمرہ باندہی د مفتی صاحب کمرہ د پاسہ دہ، د مفتی صاحب پہ سر باندہی بلہ کمرہ دہ او مطلب دا دے کہ مونرہ اودس کوڑیا لامبو نو پہ مونرہ باندہی ہغہ سخا او بہ راخی۔ اوس عارضی طور داسہ کارئے کرے دے چہ ہغہ پلاسٹک، زہ بہ چرتہ پہ کیمرہ باندہی یا کہ تاسو نن راچکر شوئ نو زہ بہ تاسو تہ او بنایم چہ د ہغہ خہ حالت دے، نو دا فریاد تاسو تہ ما ہم کرے دے، سیکرٹری صاحب تہ موہم کرے دے خود دہ حل دا دے چہ وائی پہ

دوه قصا بانو کښې غوا مردار پري، مهرباني وکړئ دا هاسټل چې کوم دے، دا په خپله قبضه کښې واخلي، تاسو سره د ممبر قدر شته دے، سي اين ډبليو والا په دې باندې مطلب دا دے چې څه خبره باندې پوهيږئ او څه خبر دے، اخراجات چې کوم مفتي صاحب وړاندې کړل، هغه د حده زيات دي او مطلب دا دے چې په مينځ کښې حال دا دے نو که تاسو راشئ او زمونږ کمري او گورنئ نو په ايمان که د ميلمه د کښينا ستو ځانې راسره وي۔

جناب پيکيږ: بلکه زه تاسو ته Interesting خبره او کړم، يو خبره تاسو کوئ، د دې نه مخکښې د اسمبلئ حوالې سره چونکه زه تلے ووم هلته، زه ايم پي ايز سره ملاؤ شوم، ما ته هغوی دا اووئيل چې مونږ ته دلته دغه سستيم پکار دے، د Internet facility پکار ده او خاصکر د Wifi facility پکار ده، د هغې ما فائل موؤ کړو نو وائی چې دا په رولز کښې نشته، نو ما وئيل چې يره دې وخت کښې خو Wifi په ټول، مطلب دا دے چې دې وخت کښې دغه دے، په هغې باندې کيس مونږ موؤ کړے دے، I don't know چې هغه زما خيال دے مونږ به اوس تاسو ته راؤړو، هغه رولز کښې به مونږ کليئر کوؤ۔ دويم دا ده چې دا تاسو کومه خبره اوکړه، پرابلم دا دے چې دا دغه دے، نو په دې باندې زه سيکرتري صاحب ته دا وایم، سيکرتري صاحب! چې په دې باندې Immediately تاسو يو Meeting arrange کړئ چې دیکښې سيکرتري سي اينډ ډبليو او تاسو هم دیکښې کښينئ او د دې د پاره يو 'پراپر' لار اوځی ځکه چې صرف د گيس ايشو چې کومه وه، تاسو چې کومه خبره اوکړه چې په يخو او بو باندې لامبو، مونږ د هغې د پاره سپيشل ما خپل دلته نه پرسنل سيکرتري اولبرلو لاهور ته، هغه مونږ پراسيس کړو تر اوسه پورې د سي اينډ ډبليو ډيپارټمنټ نه، د سي اينډ ډبليو ډيپارټمنټ نه پراسيس نشو، د هغې هغه دغه ريليز نشو، پته نشته چې دیکښې څه کار وو داسې۔ نو زه خپل ځانی چې دے په دې باندې ډير زيات Displeasure show کومه چې دا په دې طريقه باندې کيږي ځکه چې دا تقريباً د نومبر نه مونږ کيس دغه کړے دے او مونږ ته Possible نشوه چې اوسه پورې هغه Payment چې دے نو چې هغه اوشی نو په هغه وجه لازمی خبره ده چې دې ايم پي ايز ته هغه

Facilities نہ ملاویری، داتا سوچی کو مہ خبرہ او کرہ، اکبر ایوب صاحب! آپ بات کر

لیں جی۔ اودریوی، پلیز۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اچھا، دوسرا ایٹو جو Security threats آئے تھے ہمیں، اچھا، اس کیلئے بھی میں معذرت سے کہتا ہوں کہ مجھے پتہ ہے کہ آپ کا کیا پرالہم ہے، مجھے پتہ ہے Security threats آئے تھے، ہمیں باقاعدہ پولیس سے ایک Written آیا، ہم نے وہ لیٹر بھی وہ کیا، جتنی مشکل سے ابھی پتہ نہیں ہے کہ وہ کپیٹ ہو گیا کہ نہیں ہو گیا، میں سمجھتا ہوں کہ سی اینڈ ڈبلیو کی پرفارمنس اگر اس طرح رہی کہ ایم پی ایز ہاسٹل کے سیریس ایٹوز پر بھی وہ اتنا نہیں لیتے تو میرے خیال میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کا احتساب کریں آپ۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آج جب یہ لسٹ سامنے آئی تو مجھے بھی حیرانگی ہوئی، جتنا Expenditure اس کے اوپر کیا جا رہا ہے اور ایک سال پہلے جب یوسف ایوب صاحب منسٹر تھے، آپ اور وہ ہاسٹل میں گئے بھی تھے، اس وقت سی اینڈ ڈبلیو سے اس کی Maintenance اور Furnishing وغیرہ لے کے ہم نے اسمبلی سٹاف کے حوالے کی تھی۔ یہ ہر چیز کی سپیکر صاحب ڈیٹیل دی گئی ہے جو ڈیمانڈ اسمبلی کے سٹاف کی طرف سے آتی ہے، شیڈول ریٹس جو ہمارے ہیں، اس کے مطابق کام کیا جاتا ہے۔ اس میں Lifts بھی ہیں، الیکٹرک کا کام بھی ہے، آرکنڈیشنرز بھی ہیں، میں تمام ممبران کے ساتھ متفق ہوں کہ اس کے اوپر آپ ایک کمیٹی بنائیں جس کے اندر میں بھی ہوں، ہمارے ممبرز صاحبان بھی ہوں، سپیکر صاحب! آپ بھی بیٹھیں اور اس مسئلے کا کوئی حل ہم نکالیں۔

جناب سپیکر: بالکل، میں اس پر ایک سپیشل کمیٹی۔۔۔۔۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں، نہیں یہ اس طرح کرتے ہیں کہ یا تو ہم سپیشل کمیٹی بناتے ہیں، سپیشل کمیٹی بناتے ہیں۔۔۔۔۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جی، بالکل جلدی سپیشل کمیٹی بنائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپیشل کمیٹی بناتے ہیں۔۔۔۔۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جو جلد از جلد اس کا حل نکال لے۔

جناب سپیکر: اور اس میں بہتر ہوگا، آپ منسٹرز ہوں گے ایک دو، آپ کی نمائندگی ہو جائے گی اور اس کا پورا وہ کریں گے کہ کس طریقے سے اس مسئلے کو حل کریں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب! آپ اس کو اناؤنس کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، بس اناؤنس کیا نا، یہ اناؤنس ہے جی، بس صرف نام آپ سے لے لیں گے جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! پہ دیکھنے کی زما یہ اہم خبرہ دا دہ، پہ دیکھنے کی نور خلق اوسیری، 43 کسان دی، ہغہ بہ شوک اوباسی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ چیک کر لیں گے۔

مفتی سید جانان: 43 کسان غیر قانونی طور باندھی دغلتنہ کبھی اوسیری، دیو کس 13 کال ئے اوشول پہ ایم پی اے ہاسٹیل کبھی سرکاری ملازم دے اوسیری، ہغہ بہ شوک اوباسی؟

جناب سپیکر: ہغہ بہ مونبر تہ اوبنائی، تاسو بہ ئے مونبر تہ پوائنٹ آؤٹ کری، نو ہغہ بہ درتہ بیا زہ اوباسم خو ما تہ بہ ئے پوائنٹ آؤٹ کری تہ، تھیک شوہ جی۔

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: اچھا میرے خیال میں ’کو لٹچر آؤر‘ ختم ہو گیا۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2184 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع کے سکولوں میں اساتذہ کی مختلف کیڈر کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں موجودہ وقت مختلف کیڈر کی کتنی آسامیاں خالی ہیں، نیز اس بارے میں محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس وقت ایس ٹی کی 1224 اور ڈسٹرکٹ کیڈر کی 4301 پوسٹیں خالی ہیں جو کہ این ٹی ایس کے ذریعے مستتر کی گئی ہیں اور ٹیسٹس بھی ہو چکے ہیں، عنقریب اس پر تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی جبکہ گریڈ 17 سے 18 کی 552 اور گریڈ 18 سے 19 کی 48 پوسٹوں کی پی ایس بی بھی ہو چکی ہے اور

عنقریب پرنسپل، وائس پرنسپل اور ایس ایس کو ان پوسٹوں پر تعینات کیا جائے گا جس سے ان شاء اللہ یہ خلاء پر ہو جائے گا۔

2185 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف سرکاری سکولوں میں طلباء و طالبات پڑھتے ہیں جن میں طلباء کی تعداد کے مطابق اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کے تمام سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد بتائی جائے، نیز ان کیلئے کتنے اساتذہ ہیں اور مزید کتنے اساتذہ درکار ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے کے تمام سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد 41,62,465 ہے جبکہ اساتذہ کی منظور شدہ پوسٹوں کی تعداد 1,41,538 ہے۔ ورکنگ اساتذہ کی تعداد 1,33,328 ہے۔ اسی طرح 8,210 آسامیاں خالی ہیں جن میں سے ضلعی کیڈر کی 4301 پوسٹیں اور ایس ایس ٹی کی 1224 پوسٹیں این ٹی ایس کے ذریعے مشتمل ہو چکی ہیں، ٹیسٹس بھی ہو چکے ہیں جن کو عنقریب مختلف سکولوں میں تعینات کیا جائے گا جبکہ گریڈ 17 سے 18 اور گریڈ 18 سے 19 کی پی ایس بی بھی ہو چکی ہے جس سے ان شاء اللہ تعالیٰ پوسٹوں کا مسئلہ نیا تعلیمی سال شروع ہونے سے پہلے حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ابھی بریک کرتے ہیں، اس کے بعد ان شاء اللہ باقی ایجنڈا، یہ چائے اور نماز کیلئے بریک کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقف کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: د چھٹی دا درخواست بہ تہ او کپری نو بنہ، تھیک دہ۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب ملک قاسم خان خٹک 17-02-2015؛ جناب سردار محمد اور ایس صاحب 17-02-2015 و 18-02-2015؛ جناب وجیہ الزمان صاحب 16-02-2015 و 17-02-2015؛ جناب انور حیات خان 17-02-2015؛ جناب جاوید نسیم صاحب 17-02-2015 تا 19-02-2015؛ جناب ابرار حسین

صاحب 17-02-2015؛ جناب ضیاء الرحمن صاحب 17-02-2015؛ جناب سراج الحق صاحب-17
02-2015؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: ارشد عمرزئی راغلیے وو کہ نہ وو راغلیے؟ ہں جی، سپیکر تہری
صاحب!

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر سیکرٹری اسمبلی سے بات کر رہے ہیں)

جناب سپیکر: خالد خان ایلیز۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب خالد خان: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی
طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سیشنل فورس، ایکس سروس مین، ایف سی اور دیگر محکموں کے اہلکار
حالیہ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں اپنی ڈیوٹی کے فرائض کی ادائیگی کے دوران شہید ہوئے ہیں اور ان
کی تعداد سینکڑوں میں ہے لیکن تاحال متعلقہ محکموں کی جانب سے ان شہداء کے لواحقین کو کسی قسم کی
کوئی مراعات نہ ہی حکومتی پیکیج دیا گیا ہے۔ ان شہداء کے بچوں اور ان کے بھائیوں کو متعلقہ محکموں میں
بھرتی کیا گیا ہے۔ 2006 میں نور اللہ اے ایس آئی نے اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران ضلع چارسدہ
میں دہشتگردوں کے ساتھ مقابلے میں جام شہادت نوش کیا اور اس طرح مبارک جان سپاہی ایف سی 22
اپریل 2010 کو اپنی ڈیوٹی کی سرانجام دہی کے دوران دہشتگردی کا شکار بنے لیکن تاحال ان کو حکومت کی
جانب سے کوئی پیکیج، مراعات یا پنشن وغیرہ ان کے لواحقین کو نہیں دی گئی، لہذا جس طرح باقی محکمہ جات
میں شہداء کے لواحقین کو مراعات اور دوسرے پیکیج اور ان کے بچوں کو بھی بھرتی کیا جاتا ہے، اس طرح
سے ضلع چارسدہ اور صوبے کے دیگر اضلاع میں بھی دوران ملازمت دہشتگردی کے خلاف جنگ میں
شہید ہونے والوں کے لواحقین کو مراعات اور دوسرے پیکیج سے نوازا جائے اور ان کے بچوں اور بھائیوں
کو بھی سرکاری ملازمت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! کہ مونبر او گورو نن سبا تقریباً زمونبر پہ پولیس
کبنی یا ایف سی کبنی ڊیر داسپی خلق دی چپی کم از کم ہغہ کوم ریتائر ڊ خلق
وی، ہغہ پکبنی د ایس پی او پہ حیثیت بانڈی ہغوی لگیا وی ڊیوتی ورکوی او
کہ مونبر ڊی حالیہ واقعاتو ته او گورو یا ڊی موجودہ حالاتو ته او گورو نو ڊیر

خلق چي ڪوم ڊي، هغه چي په ايس پي او ڪيني ڊيوٽي ڪوي نو هغه په دوران
 دهشتگردئ ڪيني هغوي ته شهادت نصيب شوي. جناب سپيڪر صاحب! ڪه
 ذڪر او ڪرم په 2006 ڪيني نورالله اے ايس آئي دغه ٽائم ڪيني په تنگي تھانه
 ڪيني په ڊيوٽي باندې وو چي هغه ته اطلاع اوشوه چي د تنگي تھانري په حدود
 ڪيني دغه شان Militants راغلي دي او ته دي موقعي له ورشه. جناب سپيڪر
 صاحب! په دغه ٽائم ڪيني چي هغه دغه موقعي له وراورسيدو نو په هغه باندې
 جوابي فائرنگ چي ڪوم دهشتگرد راغلي وو، په هغه باندې جوابي فائرنگ
 او ڪرو او په هغه ٽائم ڪيني په موقع باندې شهيد شو، بيا په هغه ٽائم ڪيني چي ڪله
 د Employee sons ڪوته وي، دا يو دغه ووراوان وو، دا يو Rule راروان وو
 چي ڪم از ڪم ڪوم اے ايس آئي چي ڪوم په موجوده سروس وي، هغه شهيد شي نو
 د هغه ځوئي ته به بحثيت اے ايس آئي هغه به دوي اپوائنٽ ڪوي خود هغه سره
 په دغه ٽائم ڪيني دا Tragedy اوشوه چي هغه ته اے اوئييل چي ستا د ځوئي
 ڪواليفيڪيشن هم تهپيڪ نه دے، د ده عمر هم ڪم دے خو چي ڪله د هغه
 ڪواليفيڪيشن هم برابر شو، د هغه عمر هم تهپيڪ شو، بيا اے هغه ته اوئييل چي ته
 په ميرٽ ڪيني په Bottom باندې ئي، نو زما خوبه دا گزارش وي چي ڪم از ڪم
 په ڪوم ٽائم يو سرے شهيد شي نو ڪم از ڪم پڪار ده چي په هغه ٽائم ڪيني دا
 Consider ڪيري چي بهي په ڪوم ٽائم ڪيني د دوي شهادت شوي دے چي بيا ڪم
 از ڪم ڪه د هغه بچي وارہ هم وي، ڪه دغه هم وي خو چي هغه غٽ شي نو ڪم از ڪم
 ڪه هغه مونبره په Bottom باندې ايردو نو دا يو قسمه د هغوي سره زياتے هم
 دے او نا انصافي هم ده. جناب سپيڪر صاحب! په 22-04-2010 باندې په
 عالمزيب عمرزئي شهيد باندې چي ڪله قاتلانہ حملہ اوشوه نو په دغه ٽائم ڪيني
 هغه پخپله باندې هم شهيد شو او دغه ٽائم ڪيني د دوي سره موجود يو ڪانسٽيبل
 مبارڪ چي ڪوم وو، هغه هم ورسره شهيد شو خو ڊير د افسوس او د دغه خبره
 ڪوم چي هغه ته نه شهيد پيڪج ملاؤ شو او نه ورته بل ڇه مراعات ملاؤ شو او د
 هغه ڪور والا يا بچي هغه اوسه پوري در پدر باندې گرځي. بيا جناب سپيڪر
 صاحب! بل زياتے ورسره دا هم اوشو چي ڪومه محڪمه وه نو ڪم از ڪم لکه دا د
 ايف سي يو ڪانسٽيبل وو نو دا خود هغه د پاره يو معمولي خبره وه چي ڪم از ڪم

بحیثیت کانستیبیل ئے هغه په دغه کښې بهرتی کړے وو یا هغه ئے یو کلاس فور بهرتی کړے وو نو د دغه خیز نه د ایمپلائمنټ نه هم هغه دغه وساتلو، لکه هغه ته هغه ایمپلائمنټ هم پکښې ملاؤ نشو۔ نو زما به تاسو ته دا گزارش وی چې کم از کم دا کوئسچن چې کوم دے یا په دې کال اټینشن باندې تاسو مهربانی او کړئ چې خپل پرې یا رولنگ ورکړئ یا کم از کم دا سټینډنگ کمیټی ته د لار شی چې کم از کم دې مستحقینو ته د هغه خپل حق ملاؤ شی او په کوم دغه چې دوی ته لکه یو زیاتے ورسره شوے دے د ډیپارټمنټ د طرف نه، چې کم از کم د دې سره د هغوی ازاله اوشی جی۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب! د دې سره Related یو خبره ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، عبدالکریم خان!

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب! زه یوه خبره کول غواړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: په کال اټینشن باندې صاحب! بحث خو نه کیږی۔

جناب عبدالکریم: بحث نه کوم جی، بحث۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صرف پوائنټ آؤټ کړئ، خبره پوائنټ آؤټ کړئ۔

جناب عبدالکریم: جاوید، جاوید نوم ئے دے، د چهوټا لاهور دے، د سپیشل برانچ نه ریټائرډ شو، د هغې نه مخکښې هغه باندې یو ځل حمله په ډیوتی کښې شوې وه، Threat هم ورته وو چې څنگه ریټائرډ شو جی، هغه نهه Bullets او ویشټے شو، په هسپتال کښې د هغه علاج اوشو، نن زما خیال دے د هغه یو کال برابر کیږی، هغه خپل د میډیکل بلونو پسې منډې وهی نو Kindly چې دا خوزمونږ د پاره او ستاسو د پاره هم هغوی په سروسز کښې لگیدلی وی نو دا خبرې چې کوم دے نو دا د Seriously take up کیږی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: بالکل دا زه خپله هم چې کوم دے، عبدالکریم خان چې کومه خبره او کړه، د دې نه زه Personally هم خبریم او زما خیال دے حکومت له پکار دی چې کم از کم چې کوم خلق د گورنمنټ د ډیوتو د Responsibilities په وجه باندې هغوی ته مشکلات جوړیږی نو پکار ده چې حکومت د هغوی تههیک خیال اوساتی۔ امتیاز شاهد صاحب!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محترم ایم پی اے صاحب کوئسچن را اوچت کرے وو، دے دی پیار تمننت یتیل سرہ جواب ور کرے دے خوبیا ہم کہ د دوئی د دے نہ تسلی نہ کیری نوزہ دوئی تہ بیا Repeat کوم چے پہ چارسدہ کبھی تین کانسٹیبلز او ایکس سروس میں شہید شوی دے، پہ دیکبھی اے ایس آئی نور اللہ پہ دوران دغه کبھی چے کوم دے شہید شوی دے او د هغه ورور سجاد احمد محکمہ پولیس کبھی بطور نائب قاصد بھرتی شوی دے او هغوی تہ باقاعدہ پانچ لاکھ روپی بحوالہ آرڈر نمبر So and so مورخہ 03-05-2006 دا ور کرے شوی دی۔ Secondly د دوئی چے Main کوم د ایم پی اے صاحب کوم Grievances دی، هغه غالباً ہم دغه دی چے د دوئی مبارک زیب سپاہی چے کوم سابقہ ایم پی اے عالمزب عمر زئی سرہ بطور Gunner تعینات وو نو د هغه د پارہ چونکہ هغه پیکج کبھی چے هر کلہ د دے ایف سی سرہ تعلق راخی نو د هغه تعلق د ایف سی سرہ وو نو ایف سی تہ باقاعدہ، باوجود د دے چے دا د مرکزی حکومت پہ اختیار کبھی راخی خوبیا ہم صوبائی حکومت د هغوی سرہ باقاعدہ رابطہ کرے دے او دا معاملہ ئے اوچتہ کرے دے خوزہ افسوس کوم چے دا واقعہ پہ 2010 کبھی شوے دے او تراوسہ پوری 2014 پورہ شو، د دوئی خبرہ ہم Valid دے خو چونکہ د دے تعلق د مرکزی حکومت سرہ دے نو بیا ہم د دوئی د تسلی د پارہ ان شاء اللہ دوئی د زمونبرہ سرہ رابطہ او کری، مونبرہ بہ پہ دیکبھی د انسانی همدردی پہ تحت باندی چے کوم هغه دی، چے خومرہ پوری Efforts کیدی شی، هغه بہ ور تہ او کرو ان شاء اللہ۔

جناب خالد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، خالد خان! خالد خان۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! پلیز چے دا نور لڑ دغه او کری۔

جناب عبدالکریم: د جاوید پہ بارہ کبھی ڈاٹریکشن ور کری۔

جناب سپیکر: خالد خان! خالد خان، پلیز۔ تاسو خالد خان!

جناب خالد خان: جناب سپيڪر صاحب! آئربيل منسٽر چي ڪومه خبره اوڪره چي د نورالله ورو چي ڪوم دے په 2010 ڪبني چي ڪله هغه شهيد شو نو بيا د هغه ورو نائيب قاصد بهرتي شوء دے۔ جناب سپيڪر صاحب! زه د منسٽر صاحب په نوٽس ڪبني دا خبره راولم چي اوسه پوري چي ڪم از ڪم يو زمونڙ په چارسده ڪبني داسي واقعات شوي دي د دهشتگردي چي هغه سپاهيان چي ڪوم دي، هغوي په هغه ٽائم لکه يو بم بلاست ڪبني شهيدان شوي وو، بيا د هغوي چي ڪوم ورونږه بطور اے ايس آئي بهرتي شوي دي، زه به منسٽر صاحب ته دغه هم ورڪرم، زمونڙ دا دغه دے چي ڪم از ڪم چي ڪه د هغه ورو دغه ڪيري خو ڪم از ڪم د هغه ځوئي چي ڪوم ماشومان دي، Well qualified دي نو Kindly ڪه دغه په اے ايس آئي پوسٽ باندي Accommodate شي نو زما به دا ريكويست وي منسٽر صاحب ته۔ بل سر، دوي دا د اے ايس آئي چي ڪومه خبره ڪوي، دا د سپاهي والا، د دغه والا، دا ايف سي ڪانسٽيبل والا، دا خو جي لکه د ايف سي ڪانسٽيبل چي ڪوم وو، هغه خو تقريباً لکه هم دي گورنمنٽ ورله ورڪرے دے، ايف سي ڊيپارٽمنٽ ورله ورڪرے وو، ايف سي ڊيپارٽمنٽ ورله ورڪرے وو، په هغه ٽائم ڪبني چي ڪوم ٽائم ڪبني شهيد شو نو دوي سره هغه رائفل چي ڪوم دے دغه هم د ايف سي وو۔ بل هغه ته تنخواگاني هم ملاويدي نو ڪم از ڪم Kindly زما به دا دغه وي چي دا د سٽينڊنگ ڪميٽي ته لار شي نو ڪه چرته په دي باندي هغوي څه اوڪرل نو هغه به د منسٽر صاحب په دغه ڪبني هم دغه شي، په هغه ٽائم ڪبني۔۔۔۔

جناب سپيڪر: دا جي ڪال اٿينشن دے، بس ڪال اٿينشن ستاسو راغلو او امتياز صاحب! د دي نه پس به زه بل دغه ڪوم، د دي نه پس، ڪه تاسو ڇه Comments ورڪوي نو بنه به وي۔ جي امتياز صاحب!

(قطع ڪلام)

جناب سپيڪر: په دي باندي بحث نه ڪيري، دا به د رولز مطابق ٿول ڪوؤ، يو مختصر خبره خو، ما شاء الله تا د ٿولو نه زياتي اوڪري۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! دا چہی دوئی کوم کال اتینشن پیش کرو، پہ دہی باندہی داسپی یو Suo moto action ورته وائی، خہ ورته وائی؟ پہ ہغہ طریقہ باندہی لکہ مطلب دا دے د خالد عمرزئی د عزت خیال اوساتی نو لکہ د دہی ٲول ایوان عزت بہ وساتلے شی، دغہ ہغہ دغہ دی۔

جناب سپیکر: جی امتیاز شاہد صاحب! میں ایک بات آپ سے، (وزیر قانون سے) ایک منٹ امتیاز شاہد صاحب۔ دیکھیں ہم نے اس اسمبلی کو رولز کے مطابق چلانا ہے، ہم سب لوگ اس وقت پورے صوبے کے عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں اور ہم ایک رول ماڈل ہیں، میرے پاس کوئی بندوق نہیں ہے کہ میں کسی کو، میرے پاس ایک Moral authority ہے، Moral authority کے اوپر میں آپ کو اگر کوئی ریکویسٹ کروں، آپ کو بیٹھنے کو کموں یا کروں، یہ اور چیز ہوتی ہے اور میرے پاس کوئی اتھارٹی نہیں اور یہ Moral authority ہوتی ہے جس سے سسٹمز چلتے ہیں، رولز کے تحت چلتے ہیں۔ تو میری سب سے ریکویسٹ ہوگی کہ ہم ایک، میں کوشش کروں گا کہ سب کو میں ٹائم دوں، کسی کے بارے میں Biased نہیں ہوں لیکن ہم کوشش کریں گے کہ رولز کے مطابق سسٹم چلائیں جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں نہیں سر! ایسا نہیں ہے کہ آپ اپنے آپ کو اتنا کمزور سمجھیں کہ آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں، اگر کوئی ایم پی اے آپ کی بات یا آرڈر کو Obey نہیں کرتا تو آپ اسمبلی سے باہر بھی کر سکتے ہیں، آپ کے پاس ووٹ ہیں، آپ کے پاس سب کچھ ہے، اپنے آپ کو اتنا کمزور نہ سمجھیں، آپ کی اپنی یہ شخصیت ہے کہ آپ نے اس طریقے سے ہمیں سمجھایا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے لیکن میں چونکہ، مجھے پتہ ہے لیکن میں ایک۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: لیکن ہونا چاہیے کہ ہم اپنے جناب سپیکر کی ہر بات کو اس طرح مانیں جس طرح آپ کہہ رہے ہیں لیکن اگر کوئی اس قسم کی وہ کرے کہ آپ اس کے باوجود اس کو کہیں کہ بیٹھ جائے اور وہ نہیں بیٹھتا تو بے شک اس کے ساتھ وہی رویہ اختیار کریں جو آپ کے رولز آپ کو پاور دیتے ہیں۔ تھینک یوسر۔

جناب سپیکر: جی جی، امتیاز صاحب!

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں ایک بات کر لوں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: میں جی، یہ Routine چل رہا ہے، اس کے بعد ہو جائے گا۔
سردار اور نگزیب نلوٹھا: سر! آپ کے حق میں ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی جی، نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب!

سردار اور نگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! اس ہاؤس کے 124 ممبرز جب تک آپ کے ساتھ ہیں، آپ Empowered ہیں اور بالکل جو آرڈر آپ کریں گے، ہر کوئی آپکا آرڈر ماننے کیلئے تیار ہوگا، ہم نے آپ کو طاقت دی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ طاقتور رہ کر اپنا آرڈر چلائیں، جو نہیں مانے گا اس کے خلاف آپ قانونی کارروائی کریں، آپ کے پاس اختیار ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی جی۔ تھینک یو۔ جی امتیاز صاحب!
وزیر قانون: جناب سپیکر! نلوٹھا صاحب نے بڑا اچھا فرمایا لیکن میری عرض یہی ہے Legally speaking، میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس کا تعلق مرکزی حکومت سے تھا، Unfortunately یہ جو سپاہی تھا، ایف سی سے اس کا تعلق تھا اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ 2010 میں یہ واقعہ ہوا تھا، اس ٹائم Fullfledged صوبائی حکومت میں اے این پی کی گورنمنٹ تھی اور اس کے باوجود تین سال میں ایف سی کے ساتھ کوئی Correspondence نہیں ہوئی۔ تو اب میں ان کو یہ ایشورنس دیتا ہوں کہ اب ان شاء اللہ 2015 ہے، پانچ سال اس واقعے کے ہو گئے ہیں، میں اب بھی اس کیلئے انسانی ہمدردی کے تحت مرکزی حکومت کے ساتھ اور ایف سی کے قائدین کے ساتھ رابطے میں رہوں گا ان شاء اللہ اور کوشش کریں گے کہ اس کو ہم Compensate کریں کسی نہ کسی طریقے سے۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ'، کال اٹینشن، مفتی سید جانان!

جناب خالد خان: جناب سپیکر صاحب! زہ ہم یوہ خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: پلیز، وہ کال اٹینشن ہے، یہ کال اٹینشن ہوتا ہے۔ مفتی سید جانان صاحب!

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع ہنگو کو گیس رائلٹی کی مد میں جو رقم ملی ہے، موجودہ حکومت اس کو صرف کرنے نہیں دے رہی ہے جو کہ ابھی تک جوں کی توں پڑی ہے جبکہ وہ متعلقہ اداروں کے حکام کو اس ضمن میں بار بار مطلع کر چکے ہیں مگر وہ "نن بہ شی سبباہ شی" کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں جس سے عوام

میں بے چینی کے ساتھ ساتھ مایوسی بھی پیدا ہو رہی ہے، لہذا اس مسئلے کو فوری طور پر حل کرا کے متعلقہ ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان جناب سپیکر صاحب! زہ بہ مختصر غوندی خبرہ او کرم۔ زہ وایم چہی دغہ صوبہ کبئی بہ داسہی دفتر نہ وی پاتہی چہی ہغہی تہ بہ ما دا خبرہ ورہی نہ وی، نہ بہ تاسو پاتہی یئ۔ جناب سپیکر صاحب! دا پہ 09-09-2015 بانڈی ما سکیمونہ جمع کری دی او بیا پہ 07-08-2015 بانڈی ما د سپیشل پیکیج سکیمونہ جمع کری دی۔ سپیکر صاحب! پہ 02-01-2015 بانڈی پہ دہی بانڈی Pre DDC شوہی دہ، د حلقہ 42 سکیمونہ ٹے ہول کری دی او د حلقہ 43 ہول سکیمونہ ٹے پرہینودی دی۔ جناب سپیکر صاحب! زما بہ دا گزارش وی، دی چوک کبئی یوہ دھرنا شوہی دہ، ہغہی تاریخ مات کرے دے، تاریخ کبئی دومرہ اوردہ دھرنا نہ دہ شوہی خو زما دھرنا بہ دومرہ وی چہی د دہی دی چوک د دھرہی ریکارڈ بہ ماتوی، زہ بہ بھر اوخم او دلته کبئی بہ ہغہ وختہ پورہی ناست یم چہی ترخو پورہی زما مسٹلہی، سپیکر صاحب! تا راتہ دوہ خل دغہ ایوان کبئی یقین دہانی را کرہی دہ، مظفر سید صاحب دلته موجود دے، انرجی اینڈ پاور عاطف خان دفتر تہ زہ ورغلے یم، ہغہ ہم موجود دے، تاسو تہ موہم وئیلی دی، وزیر اعلیٰ صاحب تہ زہ ورغلے یم خو زما فریاد ہیچا نہ دے او ریدلے۔ بیا پرون دلته تاسو راوستم، دا مو راتہ او وئیل، عنایت صاحب راغلو، شاہ فرمان صاحب راغلو او دوہ کسان لاء منسٹر صاحب راغلو، دا کسان دلته بیا راغلل چہی مفتی صاحب راشہ، مطلب دا دے مونز بہ خبرہ او کرم۔ جناب سپیکر صاحب! پیغمبر ﷺ فرمائی چہی د منافق سہری درہی علامہی وی خو زہ بہ وایم نہ، زہ بد بنکارم خو سپیکر صاحب! چہی ہلتہ مونز راولی بیا مونز سرہ وعدہ او کری او بیا مطلب دا دے دغہ خیلہی وعدہی بانڈی خیزی بیا بہ د دغہ ایوان خہ تقدس وی، د ہغہ ممبر بہ خہ تقدس وی، د ہغہ منسٹر پہ خلی بانڈی بہ زہ خہ اعتبار کوم؟

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، منور خان!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: ایک بات میں کرنا چاہتی ہوں جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منور خان! اس پہ بحث نہیں، (مداخلت) میڈم! آپ کو پتہ ہے بحث تو نہیں ہو سکتی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر! اس پہ ہم بحث نہیں کر رہے ہیں لیکن کل جس طرح اس ایوان میں جو شور شراب پیدا ہوا ہے، وہ صرف مفتی جانان کی وجہ سے ہوا ہے اور یقیناً جب یہاں پہ ہم آتے ہیں تو ہم آپ ہی کو ایڈریس بھی کرتے ہیں اور آپ ہمارے اس ہاؤس کے کسٹوڈین بھی ہیں۔ ٹھیک ہے مفتی جانان صاحب کی جو فریاد ہے اور جو شکایت ہے سر! کم از کم ان کو تو یہ بتا دیا جائے کہ یہ آپ کے ساتھ کیوں ہو رہا ہے یا اس کو یہ ایم پی اے نہیں لگتا یا ان کی وجہ کیا ہے، وجہ تو بتادیں؟ کم از کم اس کو یہ Satisfaction تو ہو جائے کہ ہم آپ کے ساتھ اس وجہ سے کر رہے ہیں کہ آپ جے یو آئی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں، اپنی پارٹی بدل دو تو پھر اس کو ہم کہیں گے کہ اگر آپ کو اتنا فنڈ مل رہا ہے، تو اپنی پارٹی بدلو اور پی ٹی آئی میں شامل ہو جاؤ، کیا آپ ہمیں اسلئے مجبور کر رہے ہیں کہ ہم آپ کو فنڈ تب دیں گے جب آپ اس طرح کریں گے؟ جناب سپیکر! اگر مفتی جانان صاحب کی یہ ڈیمانڈ، یہ مطالبہ، اگر آپ ایکشن نہیں لیتے تو ہمارے پاس اور کچھ نہیں تو پھر ہم بھی روڈ میں چلے جائیں گے، روڈوں پہ جیسے آج آپ لوگوں نے لوگوں پہ لاٹھی چارج کیا تو پھر ہم پہ بھی لاٹھی چارج کر لیں، ہم عوام کیلئے لاٹھی چارج بھی برداشت کرتے ہیں، ہم عوام کیلئے سب کچھ برداشت کرتے ہیں (تالیاں) لیکن اگر مفتی جانان کے ساتھ اس طرح کی بات ہو رہی ہے تو کل میرے ساتھ بھی ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور یہ جو ایوان میں بیٹھے لوگ ہیں، ہو سکتا ہے کہ پچھلے، 'نیکسٹ' یہاں پہ اپوزیشن میں بیٹھے ہوں گے تو خدا را اس قسم کی وہ روایت اختیار نہ کریں۔ تھینک یوسر۔
محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: سر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میڈم آپ رولز کو بہت اچھی طرح جانتی ہیں، اس پہ وہ نہیں ہو سکتی۔ پلیز آپ رولز کو جانتی ہیں، بہت اچھا۔ میں مشتاق غنی صاحب سے بات کروں گا، مشتاق غنی صاحب سے کہ وہ Respond کریں۔ کل مفتی جانان صاحب سے آپ نے Commitment کی تھی، وہ آپ۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! جناب سپیکر!
جناب سپیکر: جی جی، منسٹر فنانس بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر خزانہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! مفتی جانان صاحب چپی کومہ گیلہ شکوہ او کرہ نو د دی سرہ خو زما اتفاق دے پخپل خائپ باندی، ما چپی کوم فگرز اخستی دی او دوی چپی کوم توجہ دلاؤ نو تیس پیش کرے دے 548 نو پہ ہغی کبھی ہم دہ دا خبرہ دہ چپی د فنڈز خو دیرہ بنا ناستہ خبرہ ئے لیکلپی دہ چپی "نن بہ شی سبا بہ شی" خو فنانس دوی تہ ہغہ خپل فنڈ ور کرے دے، د دی سی پہ پارت باندی دا دہ چپی ہغوی DDC او کری او دا فنڈز ریلیز کری۔ زہ نن نہ دی خائپ نہ Being a Finance Minister ہغوی تہ آرڈر کوم چپی Within a week پہ دی باندی DDC او کری او دا فنڈ ہلتہ یوتیلانز شی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب! اچھا جی، ٹیکسٹ، -

جناب مفتی سید جانان: زہ سپیکر صاحب! د منسٹر صاحب دیر مشکوریم، اللہ پاک د تاسو تہ ہم جزائے خیر در کری او دوی تہ د اللہ پاک جزائے خیر ور کری۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ پیش کرتے ہیں پہلے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2015 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2015.

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani (Minister for Higher Education): Janab Speaker! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2015.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

(’سب آرڈینٹ، جوڈیشری سروسز ٹریبونل)

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law!

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Services Tribunal (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Services Tribunal (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا
(سب آرڈینینٹ، جوڈیشی سروسز ٹریبونل)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honorable Minister for Law!

Minister for Law: Sir! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Services Tribunal (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Services Tribunal (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جناب خالد خان: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یار! یہ ایجنڈا پورا کرتے ہیں، اس کے بعد۔

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for Local Government.

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2015, in the House, sorry, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendments in Clause 4 of the Bill: Honourable Senior Minister for Local Government.

Senior Minister (Local Government): Sir! I beg to move that Clause 4 may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 5 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 5 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 5 to 7 stand part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill, 1st and 2nd amendment, Madam Uzma Khan, MPA, Muhammad Asmatullah, MPA, to please move their identical amendment in paragraph (a), Part-A of Clause 8 of the Bill, one by one.

Ms: Uzma Khan: Sir! I would like to move that in Clause 8, in paragraph (a), Part-A, may be deleted.

اور مسٹر سپیکر صاحب! مسٹر صاحب نے جو امینڈمنٹ پیش کی، اس کی کاپی ہمیں نہیں ملی، ہمارے ایجنڈے کے ساتھ Attach نہیں ہے، انہوں نے 4 Clause کو Delete کیا، Amendment add کی اس میں۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر! جناب سپیکر: جی جی، جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! یہ میں ذرا بتا دوں، It is in the agenda, the last page, probably she has not gone through it۔ سر! یہ Basically ہم نے ایک آرڈیننس کے تھرو و Delimitation کا اختیار ایکشن کمیشن آف پاکستان کو دیا تھا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے اندر انہوں نے رولنگ دی، Decision دیا کہ جو خیبر پختونخوا حکومت نے Delimitations کی ہیں، وہ درست ہیں اور یہ کرنت جو ایکشن ہے، وہ اس Delimitations کے تحت کیا جائے جو Delimitation Authority Khyber Pakhtunkhwa نے کی ہیں، اسلئے جو پرانے والا Law تھا، ہم نے امینڈمنٹ لائی تھی، اس میں سیکشن 10 کو Delete کیا گیا۔ سیکشن 10 میں Basically Delimitation Authority کا ذکر تھا، اب چونکہ سپریم کورٹ کا Decision آگیا ہے تو ہم اس سیکشن 10 کو Retain رکھنا چاہتے ہیں اور سیکشن 4 کو Delete اسلئے کرنا چاہتے ہیں کہ سیکشن 10 کے اندر Delimitation Authority کا ذکر ہے تو سیکشن 4 کی Deletion سے سیکشن 10 Retain ہو جائے گا اور Delimitation Authority intact رہے گی۔

جناب سپیکر: جی عصمت اللہ صاحب! عصمت اللہ!

جناب محمد عصمت اللہ: شکریہ جناب۔ میں لوکل گورنمنٹ سیکنڈ ٹرمیمی بل کی 8 Clause کے حصہ A کو مطلب حذف کرنے کی ترمیم پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، ڈیٹیلز۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! عصمت اللہ صاحب پہلے کر لیں، ٹھیک ہے کر لیں۔

جناب سپیکر: ڈیٹیل آپ بتائیں گے؟

جناب محمد عصمت اللہ: جی، جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ:

بدن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا نم۔

جناب سپیکر! یہ ضلع کوہستان کی تقسیم کا مسئلہ ایک انتہائی گھمبیر مسئلہ اسلئے ہے کہ اس میں بہت سارے آئینی سقم ہیں اسلئے میں آپ کی توجہ اور اس ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں تاکہ ہم اس انداز میں بے خبری کے انداز میں، نا سمجھی کے انداز میں کسی قانون شکنی کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ جناب والا! ادھر سے توجہ ہم دیکھتے ہیں تو ضلع کوہستان ایک ہی ضلع ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ جناب سپیکر! میں تمہید کے طور پر صرف ایک دو آرڈرز آپ کو دکھانا چاہتا ہوں اس ہاؤس کو آپ کی وساطت سے کہ یہ ضلع کوہستان 1976 میں بنا ہے، جب ہزارہ ضلع Cease ہوا پشاور سے تو اس کے نیچے تین اضلاع بنے اور ایک ضلع کوہستان، اس ضلع کوہستان میں ایک 159 گاؤں کا نوٹیفیکیشن تھا جو صرف ضلع ہزارہ کا حصہ تھا، اسی ضلع کوہستان بنایا گیا اور پھر دوسرے نوٹیفیکیشن میں اسی ضلع کے نیچے جو سب ڈویژن اور تحصیل بنائی ہے، اس میں ایک ہی تحصیل داسو ہے اور ایک ہی سب ڈویژن داسو ہے، یہ بھی 159 گاؤں پر مشتمل ہے۔ جناب سپیکر! یہاں پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہ دوسرا مسئلہ یہ صرف کوہستان کا مشرقی حصہ ہے، اس میں کوہستان کا مغربی حصہ ضلع کوہستان کے نوٹیفیکیشن میں نہیں ہے، یہ 159 گاؤں ہیں۔ اب یہ مغربی حصہ کوہستان میں کہاں سے آگیا اور کیسے آگیا، کیوں آگیا؟ تو جناب سپیکر! یہ اس وقت 1976 کا گورنر صاحب کا آرڈر ہے، گورنر آف این ڈبلیو ایف پی، وہ کہتے ہیں یکم اکتوبر 1976: "The tribal areas mentioned in column No. 2" shall for administrative purposes attached to the Districts in Hazara Division" جو کالم نمبر 3 میں دیا گیا ہے جو کہ یہ ضلع ہے۔ یہ نیچے لکھتے ہیں کہ "Areas composing the following villages of Swat District" تو یہ گورنر صاحب کے آرڈر پر انتظامی Purpose کیلئے یہ ضلع کوہستان کے ساتھ Attached علاقہ ہے، Merged نہیں ہے، اس میں ادھر Merged نہیں ہے، Attached ہے اور یہ ہمارے صوبے کا حصہ نہیں ہے، یہ ہمارے صوبے کے زیر انتظام ٹرانزائل ایریا ہے، PATA ہے۔ اب یہاں سے ہم سوچتے ہیں کہ کوہستان ہے تو ایک ہی چیز ہے حالانکہ اس میں بہت بڑا فرق ہے۔ جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ ہمارے آئین کے آرٹیکل نمبر 1 میں پاکستان کے علاقے بتائے گئے ہیں، اس میں بتایا گیا ہے کہ نمبر ایک صوبہ جات، نمبر دو، اس ترتیب میں تھوڑا سا آسانی کیلئے میں فرق لاؤں گا، نمبر دو، صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات، نمبر تین وفاق، نمبر چار وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات۔ تو یہ الگ الگ ہیں، ان کی قانونی حیثیت بھی الگ الگ ہے تو اسلئے میں یہ وضاحت تمہید کے طور پر کرنا چاہتا تھا تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم اس کوہستان کو ایک

ہی سمجھ کر کوئی ایسی قانون سازی کریں کہ کل وہ قانون سازی عدالت سے یا کسی اور ذریعہ سے ہمارے گلے میں پڑ نہ جائے۔ تو جناب سپیکر! اب میں آتا ہوں اس بات کی طرف، اسلئے عدالت میں ہم گئے ہیں کہ یہ ضلع کوہستان جس طرح نوٹیفیکیشن ہوا ہے، اس میں تحصیل پالس لوئر کوہستان میں ہے جو ریگولر صوبے کا حصہ ہے، وہ پشاور ڈویژن کا حصہ رہا ہے اور تحصیل پٹن جو PATA ہے، ملاکنڈ ڈویژن کا حصہ ہے، ان دونوں کو ملا کر ضلع بنایا گیا ہے۔ تو جناب سپیکر! اس میں دو جوہات ہیں، اب میں آتا ہوں، اس کا مزید یہ کہ اس کا آئین میں بھی ذکر ہے، 73 کے آئین میں ہے آرٹیکل 246 حصہ (ب)، اس میں کہتے ہیں کہ:

"صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات سے حسب ذیل مراد ہے، چترال، دیر، سوات کے اضلاع بشمول کالام، ضلع کوہستان کا قبائلی علاقہ"، تو یہ میں نے جو آپ کو بتایا کہ ایک ضلع کوہستان ہے اور ایک ضلع کوہستان کو گورنر کے آرڈر پر جو Attached علاقہ ہے، ٹرانسبل ایریا، ایک وہ علاقہ ہے۔ تو اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ضلع کوہستان لوئر کے ضلع کا نوٹیفیکیشن غلط ہوا ہے، اب ہمارے منسٹر صاحب نے یہ جو ترمیم لائی ہے، یہ اس غیر قانونی نوٹیفیکیشن کو مزید مستحکم اور مدد کر رہی ہے اسلئے کہتا ہوں کہ اس کو Delete کیا جائے اور یہ میں اسلئے کہتا ہوں کہ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ ضلع کوہستان لوئر کا پٹن حصہ بناتے ہیں اس کے ساتھ، تو کیا یہ آپ Attach کر کے ضلع بناتے ہیں یا اس کا مستقل حصہ بنا کر ضلع بناتے ہیں؟ اگر آپ Attach کر کے بناتے ہیں تو جناب سپیکر! پھر آئین میں ترمیم کرنا ہوگی، ضلع کوہستان کا ٹرانسبل ایریا نہیں رہے گا بلکہ ضلع لوئر کوہستان کا ٹرانسبل ایریا بھی ہوگا اور اس میں پھر آپ کو ترمیم لانا ہوگی اور یہ ترمیم، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا، یہ ہماری صوبائی اسمبلی نہیں لاسکتی، یہ قومی اسمبلی بھی نہیں لاسکتی اسلئے کہ یہ ٹرانسبل ایریا کی تقسیم یہ صدر صاحب کے رحم و کرم پر ہے، یہ ہماری اسمبلیوں کی قانون سازی سے باہر کا علاقہ ہے۔ اسلئے جناب سپیکر! میں آپ کو، ہاں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ 246، یہ ترمیم اسلئے کرنا پڑے گی، مثال کے طور پر سمجھانے کیلئے، ضلع بنوں تھا، اس کے ساتھ متصل ٹرانسبل ایریا تھا، ضلع کی بن گیا تو انیسویں ترمیم کے ذریعہ کچھ ٹرانسبل ایریاز کو ان کے ساتھ لگا دیا گیا تو (iii) کے بعد (iiia) پیراگراف کا اضافہ کیا گیا اور ضلع کی مروت کا ٹرانسبل ایریا، متصل ٹرانسبل ایریا، اسی طرح ڈی آئی خان کا ٹرانسبل ایریا تھا، جب ٹانک ضلع بن گیا تو آئین میں ترمیم آگئی، ضلع ٹانک کا متصل علاقہ، تو اسلئے اس لفظ میں بھی جب تک ترمیم نہ آئے، کوہستان کو دو حصوں میں

تقسیم نہیں کیا جاسکتا اور ترمیم کون کرے گا، ٹرانسپیرینڈنسی کی تقسیم کون کرے گا، وہ دفعہ (3) 247 میں ذکر ہے۔ جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: اچھا، 247 ذیلی شق (3): " [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی قانون وفاق کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی حصے پر لاگو نہ ہو گا تا وقت یہ کہ صدر اس طرح ہدایت نہ کرتا ہو اور [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی قانون صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ یا اس کے کسی حصے پر لاگو نہ ہو گا تا وقت یہ کہ اس صوبے کا گورنر جس میں وہ قبائلی علاقہ واقع ہے، صدر کی منظوری سے اس طور پر ہدایت نہ کرتا ہو۔" اسی طرح جناب سپیکر! اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ٹرانسپیرینڈنسی کو ختم کر کے ریگولر علاقے میں شامل کیا ہے تو یہ بھی حکومت اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہی ہے اسلئے کہ اسی 247 کی ذیلی شق (6) میں یہ بات درج ہے جناب سپیکر! ذیلی شق (6) میں، صدر کسی وقت، یہ اختیار بھی صرف صدر کے پاس ہے، "صدر کسی وقت حکم کے ذریعے ہدایت کر سکتا ہے کہ کسی قبائلی علاقے کا تمام یا اس کا کوئی حصہ قبائلی علاقے کے طور پر ہونا ختم ہو جائے گا" جیسا کہ زرداری صاحب نے تورغر کو، اس کے ٹرانسپیرینڈنسی کو ختم کر کے ریگولر میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ ایک معجون مرکب ہے جناب سپیکر! اسلئے میں کہتا ہوں کہ اس میں بہت بڑا فرق ہے۔ اب میرے منسٹر صاحب یہ ترمیمی بل جب لارہے ہیں تو ان دونوں ضلعوں کو جو غیر آئینی طور پر بنے ہیں، عدالت میں چیلنج شدہ ہیں، اس کو مزید تقویت پہنچا رہے ہیں، تو اسلئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ، اس کے علاوہ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑا گھمبیر مسئلہ ہے، یہاں پر میں آپ سے اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کے علاوہ یہ مسئلہ، ان وجوہات کے علاوہ یہ مسئلہ جناب سپیکر! Sub judge بھی ہے اور جب کوئی مسئلہ Sub judge ہو تو اس کو یہاں زیر بحث نہیں لایا جاسکتا۔ جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کے قواعد و ضوابط 41 میں ہے، 41 میں اور ذیلی شق (ف) میں، (ف) کے چہارم میں: "پاکستان میں قائم شدہ کسی عدالت یا قانون کی رو سے قائم کردہ ٹریبونل کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہ کیا گیا ہو؛ یا ایسے اشارات نہ ہوں جن سے کسی زیر سماعت معاملے پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہو" اور یہاں تو احتمال نہیں ہے جناب سپیکر! قطعیت ہے، جناب سپیکر! یہاں میں آپ کی طبیعت آزادی کیلئے ایک بات سناؤں۔ ایک آدمی استعجا کر رہا تھا تو کہہ رہا تھا کہ

+++++ * ++++++

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

(تمتہ) جناب سپیکر! بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میں حذف کرتا ہوں، یہ کچھ الفاظ جو ہیں نا۔ (تمتہ)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! یہاں پر یہ دوسرا، یہ 71 جی، ہمارے قواعد و ضوابط کا نمبر 71 اور اس کی ذیلی شق (ی): "تحریک کسی ایسی معاملے سے متعلق نہیں ہوگی جو عدالت میں زیر سماعت ہو" اور اسی طرح جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کے قواعد و ضوابط 125 ذیلی شق (5): "یہ کسی ایسے معاملے سے متعلق نہ ہوگی جو کسی ایسی قانونی عدالت کے زیر سماعت ہو، جسے پاکستان کے کسی حصے میں اختیار سماعت حاصل ہو" میں سمجھتا ہوں کہ میرا منسٹر صاحب مجھے جواب میں کہے گا کہ یہ تو سوال کے متعلق ہے، یہ تو تحریک التواء کے متعلق ہے، یہ تو قرارداد کے متعلق ہے لیکن میں انتہائی ادب سے عرض کرنا چاہتا ہوں، یہاں میں انتہائی ادب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم میں یہ بات تو ہے والدین کے بارے میں "فَلَا تَقُلْ لَهُمْ أُمَّةٌ وَلَا تَنهَىٰ هُمَا" ان کے سامنے بڑی سانس بھی مت لو کیونکہ ان کو تکلیف پہنچے گی اور ان کے کسی حکم کو بھی مت ٹالو کیونکہ ان کو تکلیف پہنچے گی لیکن قرآن میں یہ نہیں ہے کہ اپنے والدین کو گالیاں مت دو، اپنے والدین کو مت مارو، تو کیا ہم یہ کہیں گے کہ مارنا یا والدین کو گالیاں دینا جائز ہے؟ تو جناب سپیکر! ہماری فقہ کی اصولی فقہ میں کہتے ہیں کہ کسی بات کے استنباط کے چار طریقے ہیں، ایک طریقہ "عبارة النص" ہے، ایک طریقہ "دلالة النص" ہے، ایک طریقہ "اقتضاء النص" ہے، ایک طریقہ "عبادة النص" ہے، تو یہ جب ہم تحریک التواء نہیں پیش کر سکتے ہیں، یہ سوال نہیں پیش کر سکتے ہیں اور اس طرح ہم قرارداد نہیں لا سکتے ہیں تو اس عدالت کو مطلب فیصلے کو سبوتاژ کرنے کیلئے بل، یہ تو ان سے زیادہ اثر انداز چیز ہے، یہ تو ماں باپ کو گالیاں دینے کے مترادف ہے، یہ بطریق اولیٰ ناجائز ہے، ایک بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: آخری بات جی، آخری بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ہماری اس اسمبلی کو جو وفاق کی فرسٹ میں شامل نہ ہو، ان امور میں قانون سازی کا حق آئین نے دیا ہے، یہ آئین نے دیا ہے، جناب سپیکر! میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ آئین کے 142 اور 143 میں یہ بات ہے لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ماشاء اللہ آپ نے کافی تیاری کی ہے، میں Appreciate کرتا ہوں۔ میں منسٹر صاحب کو بھی اس کے بعد وہ کہوں گا کہ وہ اس کے اوپر اپنا Opinion دے دیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: تو اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں، لیکن اس میں عرض یہ ہے جناب سپیکر! یہ جو اس میں صوبائی اسمبلی کو قانونی اختیار آئین نے دیا ہے لیکن آئین نے مشروط طور پر دیا ہے کہ ہم یہاں ان امور میں جو وفاق کی فہرست میں شامل نہ ہوں قانون سازی کر سکتے ہیں لیکن آئین کی ایک مطابقت میں، آئین کی کسی شق کو توڑ کر نہیں، آئین کی کسی شق کو پامال کر کے ہمیں یہ اختیار نہیں ہے اور جناب سپیکر! انتہائی ادب سے عرض کروں گا کہ آئین کے آرٹیکل 204 توہین عدالت، کیا ہم اس آئین کو یہاں لاکر ہم توہین عدالت کے مرتکب تو نہیں ہو رہے ہیں؟ آئین کیا بتا رہا ہے، وہ اس کی ذیلی شق (الف) میں ہے جی: "عدالت کی قانونی کارروائی کی کسی طرح مذمت کرے، اس میں مداخلت یا مزاحمت کرے" تو یہ عدالت کی کارروائی میں مزاحمت اور مداخلت نہیں ہے؟ اور اسی طرح (ج) میں ہے: "کوئی ایسا فعل کرے جس سے عدالت کے سامنے زیر سماعت کسی معاملے کا فیصلہ کرنے پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہو"، اور یہاں تو احتمال نہیں ہے، قطعیت ہے جناب سپیکر! اسلئے میں کہتا ہوں کہ یہ غیر قانونی ہے اور ہمارے رولز کی خلاف ورزی ہے۔ اس میں بہت سارے مسائل ہیں، Sub judge ہے، کل ایسا نہ ہو کہ ہماری پوری اسمبلی کا اجلاس یہ ہائی کورٹ کے سامنے توہین عدالت کے مرتکب ہو کر وہاں منعقد کرنا پڑے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب محمد عصمت اللہ: اسلئے میری یہ درخواست ہوگی جناب سپیکر صاحب! کہ آپ نے حلف اٹھایا ہے کہ میں قانون کی پاسداری کروں گا، آئین کی پاسداری کروں گا، جو ابھی تک آپ نے یہ کردار ادا کرتے ہوئے پوری کی ہے، مجھے امید ہے کہ اس مسئلے میں بھی آپ اپنے آئینی فرائض کو بخوبی پورا کریں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان!

(مغرب کی اذان)

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: Let me respond to the point raised.

جناب سپیکر: مولانا صاحب! میرے خیال میں انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میری گزارش ہے مسٹر صاحب سے بھی اور ایوان سے بھی کہ اگر اس کیلئے ہم ایک کمیٹی بنا کے اس میں ہم اس کو ڈسکس کر لیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا، یہ کوئی ضد یا ناکام مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ایک ممبر اس کے اتنے وہ پیش کر رہا ہے، حوالے دے رہا ہے، آئین کے بھی اور بل پاس کرنے کے حوالے سے بھی جو قدغن آرہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے اگر کمیٹی بنا دی جائے اور اس میں ڈسکسشن ہو جائے اس کی، تو اس کا کوئی اچھا مسئلہ کا حل نکل سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ایک تو سر! میں یہ واضح کرتا چلوں کہ جو ضلع بننے ہیں، وہ صوبائی اسمبلی کی لیجسلییشن کے تھرو نہیں بننے ہیں، یہ بات بالکل کلیئر ہونا چاہیے، ضلع تنظیمی اور ایڈمنسٹریٹیو یونٹس ہوتے ہیں کہ جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ بناتا ہے۔ اب ہمیں کیوں ضرورت پڑتی ہے کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے مسئلے کو لوکل گورنمنٹ کے اندر Reflect کریں، اس کی وجہ یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ جب الیکشن کرتی ہے تو ڈسٹرکٹس اور تحصیلوں میں کرتی ہے اور یونین کونسلز میں کرتی ہے۔ اس مرتبہ ہم نے شیڈول کے اندر ان تحصیلوں کے نام لکھے ہیں، ان ضلعوں کے نام لکھے ہیں، ان یونین کونسلز کی تعداد لکھی ہے، نام لکھے ہیں، یونین کونسلز کی تعداد لکھی ہے جو کہ بنی ہیں۔ کوہستان، ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے کوہستان لوئر کے نام سے ایک نیا ضلع بنایا ہے اور ہم چونکہ لوکل گورنمنٹ الیکشن کرنے جا رہے ہیں، وہاں ڈی سی تعینات ہو چکا ہے، وہاں ڈی پی او تعینات ہو چکا ہے۔ مولانا صاحب جس Court decision کا حوالہ دے رہے ہیں جو ایبٹ آباد سرکٹ پنج ہے، اس نے اس کو Dismiss کر دیا ہے، یہاں اس میز کے اوپر موجود ہے، میں اس کو اسمبلی کیلئے Readout کر سکتا ہوں اور جہاں تک مولانا صاحب نے کانسیٹی ٹیوشن اور رولز۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات): He should have a heart and listen to me، ان کا حوصلہ ہونا چاہیے، انہوں نے اتنے لمبے چوڑے دلائل دیئے ہیں، اس کے بعد بھی آپ اس کو موقع دیں، نماز کے بعد بیٹھیں گے، پورے دلائل دیں گے۔ اس نے آئین کی جتنی شقیں Quote کی ہیں، میں اس کا بھی حوالہ دوں گا۔ تو میں ایک ایک شق پہ آتا ہوں، دیکھیں جو آرٹیکل 1 ہے، اس کے اندر پاکستان کی Territories define ہوتی ہیں کہ پاکستان کے اندر کونسی Territories شامل ہیں۔ اس میں “The Provinces of [Balochistan], the [Khyber Pakhtunkhwa], the

“the Islamabad Capital (b) میں ہے۔ (a) Punjab and [Sindh] میں یہ ہے۔ (b) “the Federally Administered Tribal Areas” (c) میں ہے۔ (d) “such States and territories as are or may be included in پاکستان، whether by accession or otherwise” اس میں اشارہ ہے، اس میں اشارہ ہے “Provincially Administered Tribal Areas” میں آرٹیکل 1 میں Now let come to Article 246، اس کا انہوں نے حوالہ دیا ہے:

“246. In the Constitution of Pakistan,-

- (a) “Tribal Areas” means the areas in Pakistan which, immediately before the commencing day, were Tribal Areas, and includes-
- (i) the Tribal Areas of [Balochistan] and the [Khyber Pakhtunkhwa] Province.
- (ii) the former States of Amb, Chitral, Dir and Swat;
- (b) “Provincially Administered Tribal Areas” means-
- (i) the districts of Chitral, Dir and Swat”.

یہ جو Amb، دیر، پتھرال اور سوات کا ذکر کیا ہے، یہ 1960 تک States تھے، 1960 کے بعد یہ Merge ہوئے اور یہ Provincially Administered Tribal Areas بن گئے۔ یہ جو (b)

کے اندر ہے، یہ Provincially Administered Tribal Areas بن گئے:

(i) the districts of Chitral, Dir and Swat (which includes Kalam) [the Tribal Area in Kohistan district,] Malakand Protected Area, the Tribal Area adjoining [Mansehra] district and the former State of Provincially Administered Tribal Areas” یہ ہے اور پھر بلوچستان والوں کا ذکر ہے، یہ Provincially Administered Tribal Areas ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے، مولانا صاحب! سنیں، اس کے الفاظ کا ترجمہ سنیں، Provincially Administered Tribal Areas وہ ادارے جو پراونشل گورنمنٹ کے زیر انتظام ہیں جن کیلئے انتظامی اقدامات پراونشل گورنمنٹ کر سکتی ہے، جہاں ڈسٹرکٹس بنا سکتی ہے، جہاں تحصیل بنا سکتی ہے، They are Provincially Administered Tribal Areas۔ اب اس کے حوالے سے لیجسلیشن کیسے ہو گی؟ This is in Article 247 جس کا مولانا صاحب نے حوالہ دیا ہے۔ آرٹیکل 247 میں انہوں نے Sub-clause، اس کا (3) Clause ریفر کیا ہے، اس میں پورا پورا سبجریا ہوا ہے،

Contradict نہیں کرتا ہے، اس میں پورا پروسیجر دیا ہوا ہے کہ ان ایریاز کے حوالے سے کیسے لیجسلیشن ہوگی جو Provincially Administered Tribal Areas ہیں؟ اس کے حوالے سے جو خیبر پختونخوا اسمبلی کے اندر لیجسلیشن ہوتی ہے، وہ پہلے By summary گورنر خیبر پختونخوا کو بھیجی جائے گی جس طرح ہم نے پورے لوکل گورنمنٹ ایکٹ کو بھیجا اور پھر وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ لیٹر بھیجے گا پریزیڈنٹ آف پاکستان کو اور پریزیڈنٹ آف پاکستان کی Approval آئے گی، تو اس Approval کے بعد پراونشل اسمبلی کے Laws جو ہیں، وہ Provincially Administered Tribal Areas میں Extend ہوں گے، یہ اسمبلی کے Laws بننے ہیں، وہ اس طرح Extend ہوتے ہیں تو This is the procedure یہ ماں سے پاس ہو کے یہ پھر ہوم ڈیپارٹمنٹ اس کی سماری گورنر صاحب کو موڈ کرے گا، اس کے بعد جب اس کی اجازت ملتی ہے، گورنر صاحب کی اجازت ملتی ہے تو تھر ہوم ڈیپارٹمنٹ ہم پریزیڈنٹ آف پاکستان کو لیٹر لکھیں گے اور اس کی Approval آئے گی لیکن In corporation of Lower Kohistan District for the purpose of Local Government Elections which are going to be held in the last week of May or the first week of June, are very important and necessary اس سے پورا ہمارا الیکشن پراسیس جو ہے In complete ہو جائے گا، اسلئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو دلائل میں نے دیئے ہیں، اس کے بعد یہ انہوں نے Contempt of Court کی جو بات کی ہے، پھر 41 (ف) اور 71 کا حوالہ دیا ہے اور پھر ریزولوشن کے حوالے سے جو رولز ہیں، اس کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھیں اس رولز آف بزنس کے اندر وہ ہے کونجمنز کے حوالے سے، Admissibility of Questions کے حوالے سے ہے، ایڈجرمنٹ موشن کے حوالے سے ہے اور ریزولوشن کے حوالے سے ہے، وہ لیجسلیشن کے حوالے سے نہیں ہے، لیجسلیشن کا الگ پروسیجر ہے، اس کے اندر دیا ہوا ہے۔ اس کے جو Relevant rules ہیں، وہ مولانا صاحب پڑھیں اور اس کے بعد کوئی اعتراض اس کے اندر ہو، اور میرا خیال ہے کہ یہ Sub judice بھی، اس پر کوئی Stay وغیرہ نہیں ہے، Stay انہوں نے Dismiss کر دیا ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ضلع Established ہو چکا ہے، وہ ایک Fact ہے اب، اس کیلئے پوسٹیشن ہو گئی ہیں، اس کی پوری تفصیل موجود ہے، وہاں ڈپٹی کمشنر جا چکے ہیں، وہاں ڈی پی او جا چکے ہیں، اسلئے میں درخواست کرتا ہوں مولانا صاحب سے کہ وہ کورٹ کے اندر اپنا کیس جاری رکھیں، کورٹ میں Ultimately اگر ان کے حوالے سے کوئی Decision آجاتا ہے تو میں ان سے

وعدہ کرتا ہوں کہ میں دوبارہ امنڈمنٹ موؤکروں گا اور اپنے ضلعوں کی جو لسٹ ہے، اس سے لوئر کوہستان

ڈسٹرکٹ کونکالوں گا لیکن۔ Now this should be put to the vote.

Thank you very much, Sir.

جناب سپیکر: میں لاء منسٹر سے بھی اس بارے میں Comments چاہوں گا کہ لاء منسٹر کی اس کے بارے میں کیا وہ ہے، جو خاصکر Especially، (مداخلت) نہیں، انہوں نے جو کہا ہے کہ یہ Sub judge ہے۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں عنایت صاحب کہ جو انہوں نے بہت تیاری سے ڈسکس کیا اور Argue کیا، میں اس کو Fully support کرتا ہوں۔ یہ ایک Legal opinion point جو کہ یہاں تک مجھے ایک Attested copy پہنچی ہے، جس طرح مولانا صاحب نے کہا کہ The case is sub judge in the Court تو میں کہتا ہوں کہ اگر کورٹ میں Sub judge ہے، According to this judgment یہ Dismiss ہوا ہے، اپیل میں پینڈنگ ہے، Anyhow پھر بھی اگر کورٹ مناسب سمجھتی ہے تو اس فیصلے کو Null and void قرار دے سکتی ہے۔ اگر معاملہ پینڈنگ ہے تو میرے خیال میں میں سپورٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے یہ بتائیں کہ ابھی کیا Status ہے، کیا ہم اس کو ابھی کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟ آپ ہمیں اس کی کیا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: اگر Stay ہوتا، عدالت سے Stay order ہوتا تو پھر تو ہم Bound تھے لیکن Stay order نہیں ہے تو پھر یہ Mandatory نہیں ہے، ہم پر لاگو نہیں ہو سکتا۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، ستار صاحب! ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! مولانا صاحب نے بات کی، گورنمنٹ کی طرف سے بل آیا، میرے خیال میں اس مسئلے میں ہمارے اندر، اللہ ہمارے اوپر رحم کرے کہ بات قانون سے زیادہ پولیٹیکل ہے۔ میں اس کی آئینی حیثیت پر دوسرے اس پر نہیں جاؤں گا، مولانا صاحب جو کہتا ہے، وہ بنیادی طور پر کوہستان کی Creation کے اس پر ہے کہ یہ کوہستان کی جو تخلیق 1976 میں ہوئی ہے، وہ گویا آئینی طور پر نہیں ہوئی ہے، ضلع ہزارہ اس وقت ہمارا ایک ضلع تھا، اس کے بعد تین ضلع بن گئے، اس کے بعد کوہستان کی ایک خاص، اس وقت جو آئینی Requirement تھی، اس بنیاد پر ہماری قومی ڈیمانڈ پر ضلع

کوہستان کی تخلیق ہوئی ہے۔ اب ان سارے مراحل کو اگر وہ Reverse کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی وہ نہیں ہے لیکن میں آج اس اسمبلی کے اندر، ایوان کے اندر بھی، آپ کے سامنے بھی، اس پورے ہاؤس کے سامنے بھی اور پھر قوم کے سامنے بھی کہ میں نے اس کیلئے کوئی سیاسی بات نہیں کی ہے، میں نے قومی بات کی ہے، میں وہی بات آپ کے سامنے کرتا ہوں۔ منافقت ہمیں نہیں کرنا چاہیئے، اگر ضلع بننا ہے جس پر میرے مولانا صاحب کے حلقے کے لوگوں نے، عبدالحق صاحب کے حلقے کے لوگوں نے متفقہ طور پر کہا کہ ہمیں ضلع دیا جائے تو ہم نے، اپر کوہستان والوں نے کہا کہ ہمیں اس پر کوئی وہ نہیں ہے، ہم خوش ہیں لیکن اب جو ان کا معاملہ ہے، وہ اگر بتایا جائے تو مناسب ہو گا۔ ایک طرف سے مولانا صاحب کے حلقے کے لوگ کہتے ہیں، میرے عوام کہتے ہیں، ایک طرف سے عبدالحق کے حلقے کے لوگ کہتے ہیں کہ ہیڈ کوارٹر کی کوئی بات ہے، ادھر موزوں سمجھتے ہیں پالس میں، یہ ادھر موزوں سمجھتے ہیں، اس پر تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ اب اگر آج یہ جو بل آیا ہے، یہ Different نوعیت کا ہے، یہ مختلف اس کا ہے، یہ لوکل کونسلز کے حوالے سے ہے، اگر آج ہم اس کو Delete کر لیں تو گویا کوہستان کے کوئی نمائندہ کا اس اسمبلی میں بیٹھ کر یہ کہنا میرے خیال میں اپنی قوم اور اپنے علاقے کے ساتھ بڑی زیادتی ہوگی کہ میں کہوں کہ اگر میرے علاقے میں ضلع بننا ہے تو میں کہوں کہ ایک کونسل بنتی ہے، ان کیلئے بننا ہے، میرے لئے نہیں بننا ہے۔ یہ پہلے ایک تھے، ایک تحصیل میں تھے پہلے، تحصیل پٹن میں یہ دونوں ایک ساتھ تھے، بعد میں Bifurcation ہوئی اور بھی تحصیل بنی ہیں۔ اس کے بعد بھی لوہڑ کوہستان ضلع بنا ہے، ان کی خواہش پر بنا ہے، اس میں کوئی آپ نے یا اس ہاؤس نے یا حکومت نے زبردستی ہمارے اوپر نہیں تھوپی ہے۔ اس حد تک میں متفق ہوں اس سے کہ لوکل کونسل کے الیکشنز آ رہے ہیں اور اس میں لوکل کونسلز اور ویلج کونسلز بنیں گی یونین کونسلز کی، وہ سارے معاملات ہمارا ایک قانونی تقاضا ہیں، ہم نے اس کو پورا کرنا ہے، تو لہذا میں گزارش کروں گا کہ ان کا جو مسئلہ ہے اس کو اس کے ساتھ نہ جوڑا جائے، یہ جو بل آیا ہے، یہ الگ نوعیت کا ہے۔ اس لحاظ سے میں، چونکہ ایبٹ آباد کی حویلیاں تحصیل بھی بل میں شامل ہے اور ڈی آئی خان میں ایک، کونسی تحصیل ہے؟ (شور) وہ بھی ہے، تو اس میں میں کہتا ہوں کہ ہمیں اس کو سپورٹ بھی کرنا چاہیئے، یہ اس سے الگ مسئلہ ہے جو مولانا صاحب کہتا ہے یا میرے دوسرے بھائی، ان کا جھگڑا وہ پھر گھر کا ہے، اس کو اس حد تک نہ بڑھایا جائے کہ آج میں اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کر کہوں کہ

یہ گویا میرا وجود جو تھا، وہ مطلب غیر آئینی تھا یا غیر قانونی تھا، اس حد تک میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہوگا اسلئے آج میں سپورٹ کرتا ہوں کہ اس بل کو پاس کیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! میں صرف، Sub judice نہیں ہے اس وقت یہ ایشو؟ 'Yes' یا 'No' میں کہیں مجھے۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر: جی جی، جی نہیں، میں صرف آپ کو موقع، صرف اس سے پوچھنا چاہتا ہوں، نہیں، مجھے Legal opinion دیں کہ کیا، مطلب اس کی Legal aspect بتادیں۔

وزیر قانون: میرے حساب سے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یا میں اس طرح کرتا ہوں عنایت! میں Friday کو یہ لیتا ہوں تاکہ میں اس پہ ایڈوکیٹ جنرل۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، میں نے کلیئر کر دیا ہے، پوری لیگل پوزیشن میں نے واضح کر دی ہے۔ لاء منسٹر نے Opinion دے دی ہے کہ یہ Pending in appeal ہے، اس کی اپیل خارج ہوئی ہے، اس کی جو سرکٹ بنچ ہے وہاں سے اور یہاں پشاور کے اندر Pending in appeal ہے، پھر پرائونٹل اسمبلی کی لیجسلیشن کے اوپر جو ڈیٹری کوئی وہ نہیں کر سکتی ہے لیکن لیجسلیشن کے اوپر جو ڈیٹری پابندی نہیں لگا سکتی ہے، وہ ایڈجرنمنٹ موشن کے حوالے سے ہے، ریزولوشن کے حوالے سے ہے، وہ باقی کونجمنز کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: میں مولانا صاحب کو پھر سے موقع دیتا ہوں، دو منٹ میں آپ نے بات، مولانا صاحب آپ بات کریں جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہاں جی، ایسا نہیں میں، اس طرح ہے اگر۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! د جمعہ پورے نئے پینڈنگ کرہ۔

جناب سپیکر: چلو میں ووٹ کیلئے ڈالتا ہوں۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! نہیں، جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں، جناب!۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the identical amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: میں ایک دفعہ پھر بولتا ہوں، میں ایک دفعہ پھر، اگر کوئی (مداخلت) ایک منٹ، میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ جو امینڈمنٹ کے Favour میں ہیں وہ 'Yes' کہیں گے اور جو امینڈمنٹ کو Oppose کریں گے وہ 'No' کریں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Senior Minister (Local Government): Put it for the vote, put it for the vote, put it for the vote.

جناب سپیکر: جی، اوکے۔ ایک دفعہ پھر ووٹ کرتے ہیں جی اس کو،

The motion before the House,

جو امینڈمنٹ کے حق میں ہوگا، وہ 'Yes' کہے گا۔

The motion before the House is that the identical amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original paragraph (a), Part-A of Clause 8 stands part of the Bill.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Speaker: Mr. Samiullah Khan, MPA, not present, it lapses. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Senior Minister for Local Government.

Senior Minister (Local Government): Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment. The sitting is adjourned till Friday 02:00 pm.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20 فروری 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)